

جلد

51

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شماره

45

شرح چندہ

سالانہ 200 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ £ یا

40 امریکن ڈالر

بذریعہ بحری ڈاک

10 پونڈ £

The Weekly **BADR** Qadian

30 شعبان 1423 ہجری 6 نبوت 1381 ہش 6 نومبر 2002ء

سحری کھانے میں برکت ہے  
 ☆ عن انس قال قال رسول الله ﷺ  
 تسخروا فان في السحور بركة.  
 ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 ﷺ نے فرمایا سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت  
 ہے۔  
 ☆ عن سنہل قال قال رسول الله ﷺ  
 لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر.  
 ترجمہ: حضرت سنہلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 ﷺ نے فرمایا لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ  
 رہیں گے جب تک انظار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

## رمضان صبر اور مواساة کا مہینہ ہے۔ اسمیں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے

ترجمہ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا فرمایا اے لوگو ایک بہت بڑے مہینے نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف قرب چاہے تو اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا۔ جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے۔ وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ وہ مواساة کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اسکے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے۔ اور اس کو بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہیں آتی۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے۔ جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کرے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

☆ عن سلمان الفارسي قال خطبنا رسول الله ﷺ في احدى ايام شهر شعبان فقال يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان كمن ادى فريضة فيما سواه و من ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزا فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شئنا قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقل رسول الله ﷺ يعطى الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء و من اشبع صائما سقاه الله من حوضي شربة لا يظمنا حتى يذخل الجنة وهو شهر اوله رحمة و اوسطه مغفرة و اخره عتق من النار و من خفف عن مملوكه فيه غفر الله له و اعتقه من النار.

## سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لندن 2 نومبر (رات ساڑھے گیارہ بجے) (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ بعض خون کی نالیوں میں رکاوٹ کے پیش نظر جو آپریشن کیا گیا تھا وہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ آپریشن کے بعد حضور اقدس کو الٹی آنے کے باعث سانس لینے میں دقت محسوس ہونے لگی چنانچہ سانس لینے کی مشین لگائی گئی جو پھر آہستہ آہستہ کم کرتے ہوئے اب اتار دی گئی ہے۔

الحمد للہ حضور انور کا بلڈ پریشر نارمل ہے۔ شوگر بھی ٹھیک ہے، دل کی کیفیت بھی معمول کے مطابق ہے۔ اور پھیپھڑوں کی حالت بھی بہتر ہے۔ حضور انور A.C.U. میں ہیں۔ آپریشن کا زخم مندمل ہو رہا ہے۔ تاہم حضور آپریشن کے بعد کسی قدر ضعف محسوس فرما رہے ہیں۔ آج صبح حضور کو کرسی پر بٹھایا گیا۔ حضور قریباً دو گھنٹے تک کرسی پر تشریف فرما رہے۔ حضور نے اپنی صاحبزادیوں اور ڈاکٹر صاحبان سے گفتگو بھی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو شفا کے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور فعال ایسی زندگی سے نوازے۔ احباب جماعت دعاؤں اور نوافل اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔



## اسلام دین فطرت ہے!

## سفر اور بیماری کی حالت میں روزہ کے احکام

اسلام دین فطرت ہے اور اس کے سب احکام عالمگیر طور پر رہنے والے تمام انسانوں کی فطرتوں اور طبائع کو ملحوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اور جنکی فطرتی تفسیر ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پائی جاتی ہے تو دوسری طرف آپ نے اپنی سنت مبارکہ میں ان احکامات پر عمل کر کے بھی دکھا دیا ہے اور آج جبکہ اسلام کی اشاعت، تمام اکناف عالم حتیٰ کہ بے آب و گیاہ سمندروں میں موجود جزائر یہاں تک کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی میں بھی پہنچ چکی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظن کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ارشادات میں اور اپنی زندگی میں آنحضرت کی سنت پر عمل کا نمونہ ہمارے سامنے اس دور میں بھی رکھا ہے۔

یہ روزہ کے ایام ہیں اور روزہ سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات احادیث میں موجود ہیں جن پر آپ نے عمل کیا اور عمل کرایا۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ عوام الناس نے ان فطرتی احکامات کو چھوڑ کر اپنے اوپر بعض ایسے بوجھ لاد لئے ہیں جو قرآن و احادیث سے متصادم ہیں جن میں بحالت سفر روزہ یا بیماری کی حالت میں روزہ، بچوں کے بلوغت سے قبل روزہ رکھنا اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ رکھنا شامل ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اکثر عالم کہلانے والے، عوام کو محض اس خیال سے نہیں روکتے کہ وہ کہیں برآمدہ مان جائیں خاص طور پر غیر احمدیوں کے علاقوں میں نسل در نسل خلاف تعلیم اسلام یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معبود علیہ السلام حکم اور عدل بن کر تشریف لائے اور آپ نے ان تمام غیر فطرتی اور غیر ضروری بوجھوں سے بنی نوع انسان کو نجات دلائی۔

روزہ کے باب میں اللہ جل شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے: **يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ** کہ اللہ فی الحقیقت تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہیں تنگی اور تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا لیکن انفسوس کی بات ہے کہ روزہ جو سراسر رحمت ہے مسلمانوں نے لاعلمی اور نادانی میں اسے اپنے لئے زحمت بنا لیا ہے کچھ لوگ تو اس بارہ میں تفریط میں جا پڑے ہیں اور انہیں رمضان کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔ رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور اپنے فضلوں اور رمتوں کی بارش برساتے ہوئے گزر جاتا ہے لیکن انہیں خبر تک نہیں ہوتی کہ رمضان آیا اور گزر گیا۔ اور کچھ لوگ اس میں افراط سے کام لیتے ہیں اور سارا اسلام روزہ ہی میں محدود سمجھتے ہیں اور بیمار، کمزور، بوڑھے، بچے، حاملہ اور مرضہ اور طالب علم سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ضرور روزہ رکھیں خواہ بیماری بڑھ جائے یا صحت کو نقصان پہنچے۔ اسلام دین فطرت ہے اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ وہ انسان کو اس راستہ سے ہٹا دے جو اس کی کامیابی کا راستہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے بعض احکامات کے سلسلہ میں بعض شرائط مقرر کر دیئے ہیں تاکہ اگر وہ شرائط کسی میں پائی جائیں تو وہ اس حکم پر عمل کرے اور اگر نہ پائی جائیں تو نہ کرے مثلاً حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے احکامات ہیں۔ اسی طرح رمضان کے روزے بھی مشروط ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ  
(البقرہ آیت نمبر 186)

یعنی اور جو مریض ہو یا مسافر ہو تو اسے اور دنوں میں گنتی پوری کرنی ہوگی اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے تنگی نہیں چاہتا۔

بیمار اور مسافر کے لئے روزہ رکھنے کی ممانعت کے سلسلہ میں اس زمانہ کے حکم و عدل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور فرمان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے اور اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی شخص نجات حاصل نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدول کی کافتویٰ لازم آئے گا“ (بدر 17 اکتوبر 1907ء بحوالہ فقہ احمدیہ عبادات صفحہ 290)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ علیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر میں روزہ رکھنے کے ضمن میں فرماتے ہیں:-

”رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزے رکھنا فی الحقیقت اگر آپ غور کر کے دیکھیں گے تو نیکی نہیں ہے۔ کیونکہ انسان رمضان کے مہینے میں آسانی سے روزے رکھتا ہے اور وہ روزے جب رمضان کے بعد الگ رکھنے پڑیں تو پھر سمجھ آتی ہے کہ مشکل کام تھا۔ تو بعض لوگ نیکی کے بہانے آسانی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روزوں کو ٹھکانے جاؤ جتنے نکل جائیں ہاتھ سے نکل جائیں ورنہ مصیبت پڑے گی بعد میں تو اللہ تو نفس کو جانتا ہے اس لئے اللہ کو آپ دھوکا نہیں دے سکتے“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:-

”آپ دوبارہ اپنا تجزیہ کر کے دیکھ لیں آپ کو وہی معلوم ہوگا کہ اکثر سفر میں روزے رکھنے والوں نے اس وجہ سے روزے رکھے تھے کہ اب مہینہ چل رہا ہے سب روزے رکھ رہے ہیں ہم بھی رکھ لیتے ہیں بعد میں کون رکھتا پھرے گا“ (خطبہ جمعہ فرمودہ.....)

بعض والدین اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھوا لیتے ہیں اور پھر فخر یہ اسے بیان کرتے ہیں کہ میرے بچے نے اتنے روزے رکھے بلکہ ان کے روزہ رکھوانے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ بعد میں وہ اس کی تشہیر کریں۔ دراصل یہ بچے پر ظلم اور روزہ سے اسے متنفر اور آئندہ چلکر محروم کرنے کے مترادف ہے۔ بچہ، مرضہ، حاملہ اور طالب علم یہ سبھی بیمار کے حکم میں ہیں۔ مرضہ اور حاملہ کے متعلق تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے روزے کو ساقط کر دیا ہے۔ حدیث یہ ہے:-

انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله وضع عن المسافر شطر الصلوة وعن الحامل والمرضع الصوم (ترمذی کتاب الصوم باب الرخصة في الافطار للمعلبي والمرضع) ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اور مرضہ اور حاملہ سے روزہ ساقط کر دیا ہے۔

مذکورہ افراد کے ضمن میں روزہ کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پر حکمت ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

”کئی ہیں جو چھوٹے چھوٹے بچوں سے روزہ رکھواتے ہیں حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ 15 سے 18 سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے میرے نزدیک روزہ کا حکم 15 سے 18 سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے۔ پندرہ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے۔ تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہئے اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو پندرہ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ۔ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں اس طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے“ (الفضل 11 اپریل 1925ء بحوالہ فقہ احمدیہ عبادات صفحہ 291)

”بوڑھا جس کے قوی مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اس کے لئے روزہ رکھنا نیکی نہیں پھر وہ بچہ جس کے قوی نشوونما پار ہے ہیں اور آئندہ پچاس ساٹھ سال کے لئے طاقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں ہو سکتا مگر جس میں طاقت ہے اور جو رمضان کا مخاطب ہے وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو گناہ کا مرتکب ہے“ (الفضل 2 فروری 1933ء فقہ احمدیہ صفحہ 291)

مرضہ اور حاملہ اور طالب علم کے متعلق آپ نے فرمایا:-

”قرآن میں صرف بیمار اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنے کی وضاحت ہے دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں جن کے اجسام ابھی نشوونما پار ہے ہیں یا کمزور صحت کے ساتھ جو امتحان کی تیاری میں بھی مصروف ہیں ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے پس اس سے کیا فائدہ ہے کہ ایک بار روزہ رکھ لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے“ (الفضل جلد 18، نمبر 88، 89، 90، 91ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (منصور احمد)

## ﴿زکوٰۃ﴾

☆ اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے۔

☆ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر اسکی ادائیگی فرض ہے۔

☆ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قاسم مقام مصدق نہیں ہو سکتا۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے ”زکوٰۃ“ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)



اولیاء اللہ کو جو بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت دی جاتی ہے وہ یہی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۰ ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۰ جنوری ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

صورت میں ادنیٰ ادنیٰ امتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔“  
(روحانی خزائن، جلد ۱۳، ایام الصلح صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶)  
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: اس احمد آخر زماں کے نور سے لوگوں کے دل آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئے۔ وہ تمام بنی آدم سے بڑھ کر صاحب جمال ہے اور آب و تاب میں موتیوں سے بھی زیادہ روشن ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ آنکھوں کا نور ہے۔ اس کی محبت کا اثر چمکدار سورج کی مانند ہے۔ وہ چہرہ روشن ہو گیا جس نے اس سے روگردانی نہ کی۔ وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس کا دروازہ پکڑ لیا۔  
(دیباچہ برابین احمدیہ، حصہ اول)

فارسی منظوم اشعار میں یہ بھی ہے:  
جب سے مجھ سے رسول پاک کا نور دکھایا گیا تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبتار میں سے پانی۔ اے نبی اللہ کفر اور شرک سے دنیا اندھیر ہو گئی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ تو اپنا سورج کی مانند چہرہ ظاہر کرے۔ اے میرے دلبر! میں انوار الہی تیری ذات میں دیکھتا ہوں اور ہر عظیم دل کو تیرے عشق میں سرشار پاتا ہوں۔ (آنینہ کمالات اسلام)

الہام ہے: ”اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقْوَمُ وَاَفْطَرُوْا اَصُوْمًا وَاَلُوْمًا مِّنْ يَّلُوْمٍ . وَاَعْطَيْتْکَ مَا يَنْدُوْمُ . وَاَجْعَلْ لِّکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ . وَاَنْوَارَ الْاَزْوَاجِ اِلٰی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ . اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ وَاِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْلُطْفِ وَالنَّدٰی“۔ ترجمہ: میں اس رسول کے سامنے کھڑا ہوں گا اور اظہار کروں گا۔ اور روزہ بھی رکھوں گا۔ اور اس کو طاعت کروں گا جو طاعت کرتا ہے اور تجھے وہ نعمت دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ اور اپنی تجلّی کے نور تجھ میں رکھ دوں گا۔ اور میں اس زمین سے وقت مقدر تک علیحدہ نہیں ہوں گا یعنی میری قبری تجلی میں فرق نہ آئے گا۔ میں صاعقہ ہوں اور میں رحمان ہوں۔ صاحب لطف اور بخشش۔“ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷)

”اَصْلٰی وَاَصُوْمُ ، اَسْهَرُ وَاَنَا . وَاَجْعَلْ لِّکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ . وَاَعْطَيْتْکَ مَا يَنْدُوْمُ  
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اٰتَقَوْا“۔ (الحکم جلد ۷، نمبر ۵، بتاریخ ۷ فروری ۱۹۰۲ء، صفحہ ۱۶)  
میں (تجھ پر) خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عام لوگوں سے اپنے عذاب کو روک لوں گا۔ میں چشم نمائی بھی کروں گا اور چشم پوشی بھی۔ ”اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہو گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۲، اور ۱۰۳)  
الہام مارچ ۱۹۰۶ء: ”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میرے محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلے کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقے کے لوگ غالب کرے گا۔ اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھائے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سوائے سننے والوں ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔“  
(تجلیات الہیہ صفحہ ۲۰، ۲۱)

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبده ورسوله۔  
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔  
الحمد لله رب العلمین۔ الرحمن الرحیم۔ ملک یوم الدین۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔  
اهدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔  
﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرِسُوْلِهِۦ یُوْتِکُمْ کِفٰلَیْنِ مِّنْ رَّحْمٰتِہٖ وَیَجْعَلَ لِّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لِّکُمْ . وَاَللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (سورۃ الحديد: ۲۹)  
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے ذہر احصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔  
حضرت عمر بن عبسہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جاتا ہے تو یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے روز نور بن جائے گا۔

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد)  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:  
”اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اِتِّقَاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قوی اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک انگلی کی بات میں بھی نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قوی کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سر اپانور میں ہی چلو گے۔“

بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کرامت جو اولیاء اللہ کو دی جاتی ہے۔ جن کو تقویٰ میں کمال ہوتا ہے، وہ یہی دی جاتی ہے کہ ان کے تمام حواس اور عقل اور فہم اور قیاس میں نور رکھا جاتا ہے اور ان کی قوت کشفی نور کے پانیوں سے ایسی صفائی حاصل کر لیتی ہے کہ جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتی۔ ان کے حواس نہایت باریک بین ہو جاتے ہیں اور معارف اور دقائق کے پاک چشمے ان پر کھولے جاتے ہیں اور فیض ساغ ربانی ان کے رگ و ریشہ میں خون کی طرح جاری ہو جاتا ہے۔“

(آنینہ کمالات اسلام، صفحہ ۷۷، اقا ۱۷۹)  
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:  
”مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہو گا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک سوت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خدا داد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اس



# روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے

## ارشادات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

اے مومنو تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزے رکھنے اسی طرح سے فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر روزے رکھنے فرض کئے گئے تھے۔

دنیا میں بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جو مفرد ہوتی ہیں اکیلے انسان پر آتی ہیں اور وہ ان سے گھبراتا ہے شکوہ کرتا ہے کہ میں ان تکالیف کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن بعض تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن میں سارے لوگ شریک ہوتے ہیں ان تکالیف پر جب کوئی انسان گھبراتا ہے یا شکوہ کا اظہار کرتا ہے تو لوگ اسے یہ کہہ کر تسلی کر دیا کرتے ہیں کہ میاں یہ دن سب پر آتے ہیں۔ اور کوئی شخص یہ امید نہیں کر سکتا کہ وہ ان تکلیفوں سے بچ جائے مثلاً موت ہے موت ہر انسان پر آتی ہے دنیا میں کوئی احمق سے احمق انسان بھی ایسا نہیں مل سکتا جو کہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مجھ پر موت نہ آئے۔ موت اس پر ضرور آئے گی چاہے جلدی آجائے یا دیر میں۔ پس گنا گنہ گنہ غلنی الذین من قبلکم کہہ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔

اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے پھر کتنے فسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کیلئے ساری قومیں کوشش کرتی رہی ہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو اگر یہ کوئی نیا حکم ہوتا صرف اگر روزے تم پر ہی فرض ہوتے تو تم دوسرے لوگوں سے کہہ سکتے تھے کہ تم اسے کیا جانو تم نے تو اس کا مزہ ہی نہیں چکھا لیکن وہ لوگ جو اس دروازہ میں سے گزر چکے ہیں اور جو اس بوجھ کو اٹھا چکے ہیں انہیں تم کیا جواب دو گے۔ لازماً مسلمانوں پر حجت انہیں احکام میں ہو سکتی ہے جو پہلی قوموں کو بھی دئے گئے اور انہوں نے ان احکام کو پورا کیا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو تم ہوشیار ہو جاؤ ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں اور ساتھ ہی تمہیں بتا دیتے ہیں کہ روزے پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور انہوں نے اس حکم کو اپنی طاقت کے مطابق پورا کیا تھا اگر تم اس حکم کو پورا کرنے میں سستی دکھاؤ گے تو وہ قومیں تم پر اعتراض کریں گی اور کہیں گی کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے روزے کا حکم دیا تھا اور ہم نے اسے پورا کیا۔ اب تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تو تم اس حکم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہے۔ غرض

مسلمانوں کی غیرت اور ہمت بڑھانے کیلئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روزوں کی شکل میں اختلاف تھا اور اختلاف آج تک نظر آتا ہے کہیں اس قسم کے روزے ہوا کرتے تھے جنہیں وصال کہتے ہیں کہ درمیان میں سحری نہ کھانا اس قسم کے روزوں میں صرف شام کے وقت روزہ کشائی کی جاتی اور دوسری سحری نہ کھا کر متواتر آٹھ پہر روزہ رکھا جاتا۔

کہیں ایسے روزے ہوتے کہ روزہ کشائی بھی نہ ہوتی اور تین تین چار چار پانچ پانچ دن متواتر روزہ رکھا جاتا ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں لوگوں کو ہلکی غذا کھانے کی اجازت دی گئی ہے مگر ٹھوس غذاؤں سے منع کیا گیا ہے جیسے ہندوؤں یا عیسائیوں میں روزے ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے روزوں کے متعلق تو عام طور پر مشہور ہے کہ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز نہیں کھانی اس کے علاوہ اگر وہ کئی سیرام کیلئے نارنگیاں وغیرہ کھا جائیں تو ان کے روزہ میں فرق نہیں آتا۔ روٹی اور سالن کو چھوڑ کر باقی جو چیز چاہیں کھالیں۔

پھر اس سے بھی آسان روزے رومن کیتھولک عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں۔ آخر انہوں نے بھی کسی مذہبی روایت کی بناء پر ہی یہ روزے رکھنے شروع کئے ہوں گے۔ یا کسی حواری سے کوئی بات پہنچی ہوگی ان کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ گوشت نہیں کھانا۔ اگر وہ آلو ابال کر یا کدو بھرتا بنا کر اس کے ساتھ روٹی کھالیں تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر گوشت کی بوٹی ان کے معدہ میں چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ پس روزوں کے متعلق بھی مختلف اقوام میں اختلاف پائے جاتے ہیں اور اپنے اپنے زمانہ میں ان احکام میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں بھی پوشیدہ ہوں گی۔ مثلاً جو قومیں کثرت سے گوشت کھانے والی ہوں وہ ان اخلاق سے رفتہ رفتہ محروم ہو جاتی ہیں جو سبزی کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اخلاقی اصلاح کیلئے اور انہیں یہ بتانے کیلئے کہ سبزی بھی غذا میں ضروری ہوتی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے دیا ہو کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دن تم پر ایسا آنا چاہئے جب تم

گوشت نہ کھاؤ تو یہ نہایت پر حکمت روزہ ہو جاتا ہے اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہماری غذا کے متعلق یہ ایک عام حکم دے دیا ہے کہ گوشت بھی کھاؤ اور سبزیاں بھی کھاؤ آگ پر پکی ہوئی چیزیں بھی استعمال کرو اور جنہیں آگ نے نہ چھوا ہو وہ بھی استعمال کرو۔ غرض ہماری غذا میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی احتیاطیں جمع کر دی ہیں لیکن پہلی قوموں کیلئے ممکن ہے اس قسم کی احتیاطیں ناقابل برداشت پابندیاں ہوں۔ اور ان کے اخلاق کی اصلاح کیلئے اس قسم کے روزے تجویز کئے گئے ہوں مثلاً وہ تو میں جو جنگی ہوتی ہیں اور جن کا شکار پر گزارا ہوتا ہے وہ ایک عرصہ تک گوشت کھانے کی وجہ سے ایسے اخلاق سے عاری ہو جاتی ہیں جو سبزی کھانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دے دیا گیا ہو کہ وہ ہفتہ میں ایک دن گوشت کھانا چھوڑ دیں تو یقیناً یہ روزہ انکے لئے بہت مفید تھا پس پہلی قوموں میں روزے تو تھے مگر شکل وہ تھی جو اسلام میں ہے۔ پس گنا گنہ غلنی الذین من قبلکم میں جو مشابہت پہلے لوگوں کے ساتھ بیان کی گئی ہے وہ کیت اور کیفیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف فرضیت کے لحاظ سے ہے یعنی گنا گنہ سے یہ مراد نہیں کہ وہ ویسے ہی روزے رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے ہیں یا اتنے ہی روزے رکھتے تھے جتنے مسلمان رکھتے تھے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان پر بھی روزے فرض تھے اور تم پر بھی فرض کئے گئے ہیں۔ گویا صرف فرضیت میں مشابہت ہے نہ کہ تفصیلات میں۔

بدروح نکالنا حواریوں کی ایک اصطلاح تھی وہ بیمار یوں اور مختلف قسم کی خرابیوں کو دیکھا کرتے تھے اور حضرت مسیح ناصرٹی کے پاس آکر درخواست کیا کرتے تھے کہ یہ دیونکال دیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ یہ بیماریاں یا خاص قسم کی دماغی خرابیاں دور کر دی جائیں۔ اس قسم کے بعض بیمار تھے جن کا حضرت مسیح ناصرٹی نے علاج کیا اور وہ اچھے ہو گئے اور جب ایک موقع پر حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ دیوروزوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکلتے۔ یعنی کمالات روحانیہ کا حصول روزوں اور دعاؤں کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہی مسیح باصری جنہوں نے یہ کہا تھا کہ بڑی بڑی بیماریاں

روزوں اور دعاؤں کے بغیر نہیں نکل سکتیں۔ انہیں کی امت آج روزوں سے اتنی بے خبر ہے اور وہ اتنا کھاتے ہیں کہ شاید ایشیائی ہفتہ بھر میں بھی اتنا نہیں کھاتے جتنا وہ ایک دن میں کھا جاتے ہیں پس انہوں نے روزہ کیا رکھنا ہے وہ تو روزوں کے قریب بھی نہیں جاتے۔ سال بھر میں صرف تین دن ایسے ہوتے ہیں جن میں وہ روزے رکھتے ہیں لیکن ہندوؤں کی طرح جیسے وہ روزہ میں صرف چولہے کی پکی ہوئی چیزیں نہیں کھاتے مثلاً وہ پھلکا نہیں کھائیں گے لیکن دودھ دودھ سیر پی جائیں گے۔ عیسائی بھی صرف چند چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں باقی سب کچھ کھاتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ روزے ہو گئے۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ یہودیوں میں سے تھے اور یہودیوں میں روزہ بڑا مکمل ہوتا ہے اور پھر حضرت مسیحؑ خود مانتے ہیں کہ کئی قسم کے دیوی یعنی روحانی یا جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جو روزہ رکھنے والے کی دعا سے دور ہو جاتی ہیں اور اس کے بغیر نہیں ہوتیں۔

یہودیت اور عیسائیت کے بعد ہندو مذہب کو دیکھا جائے تو ان میں بھی کئی قسم کے برت پائے جاتے ہیں اور ہر قسم کے برت کے متعلق الگ الگ شرائط اور قیود ہیں جن کا تفصیلی ذکر ان کی کتاب ”دھرم سندھو“ میں پایا جاتا ہے انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا میں بھی ہندو اور جین مت کے روزوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور زرتشتی مذہب کے متعلق بھی لکھا ہے کہ کئی شش نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کی تلقین کی تھی۔ انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا جلد 9 ریفرنس فاسٹنگ Fasting۔

غرض روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے اور تمام امتیں روزے سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں بلکہ آجکل تو ایک نئے قسم کا روزہ نکل آیا ہے اگر کسی سے جھگڑا ہوا تو کھانا پینا چھوڑ دیا۔ گاندھی جی نے انگریزوں کے مقابلہ میں اس قسم کے کئی مرن برت رکھے تھے۔ بہر حال مذاہب کی ایک لمبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جسکی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت میں اور جس شکل میں اسلام نے اسکو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے زانی ہے۔ اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت میں کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کیلئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کیلئے کوئی روزہ نہیں۔



روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھینے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پئے۔ نہ کم نہ زیادہ۔ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے پو پھینے سے پہلے وہ کھانا کھانے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کرے صرف شام کو ہی کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنا ہماری شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

اس جگہ گنا گتیب غلنی الذین من قبلکم کے متعلق ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف کسی قوم میں کسی رواج کا پایا جانا پہلوں میں کسی دستور کا ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ آئندہ نسلیں بھی ضرور اس کا لحاظ رکھیں۔ بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو پہلے لوگوں میں موجود تھیں۔ لیکن دراصل وہ غلط تھیں اور بیسیوں باتیں ایسی ہیں جو آج لوگوں میں پائی جاتی ہیں حالانکہ وہ بھی غلط ہیں پس محض اس وجہ سے پہلی قوم میں کوئی عبادت کرتی رہی ہے یہ نتیجہ نکالنا آئندہ بھی وہ کی جائے صحیح نہیں۔ قرآن کریم نے اس اعتراض کے وزن کو قبول کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلی امتوں میں روزہ کا وجود اس کی فضیلت کی کوئی دلیل ہے بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ تم پر یہ کوئی زائد بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ بلکہ پہلوں پر بھی یہ بوجھ ڈالا گیا تھا۔ پس یہ روزوں کی فضیلت کی دلیل نہیں بلکہ روزوں کی اہمیت کی دلیل ہے۔ روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم بچ جاؤ۔ اس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں مثلاً ایک معنی تو یہی ہے کہ ہم نے تم پر اس لئے روزے فرض کئے ہیں تاکہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقویٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا۔ غرض اگر اسلام میں روزے نہ ہوتے تو باقی مسلمان دوسری قوموں کے سامنے ہدف ملامت بنے رہتے عیسائی کہتے یہ بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے تو ہیں ہی نہیں جن سے قلوب کی صفائی ہوتی ہے جن کے ساتھ روحانی ساکھ بٹھتی ہے جن کے ذریعہ انسان بدی سے بچتا ہے۔ یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے سینکڑوں سال روزے رکھے لیکن مسلمانوں میں روزے نہیں۔ اسی طرح زرتشتی ہندو اور دوسری سب قومیں کہتیں اسلام بھی کوئی مذہب ہے اس میں روزے نہیں ہم روزے رکھتے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کو خوش کرتے ہیں

غرض ساری دنیا مسلمانوں کے مقابلوں میں آجانی اور کہتی مسلمانوں میں روزے کیوں نہیں۔ پس فرمایا اے مسلمانو ہم تم پر روزے فرض کرتے ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تاکہ تم دشمن کے اعتراضات سے بچ جاؤ اگر اسلام میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے تو غیر مذاہب والے تم پر جائز طور پر اعتراض کرتے اور تم ان کی نگاہوں میں حقیر ہو جاتے۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے کیونکہ اتقاء کے معنی ہیں ڈھال بنانا، وقایہ بنانا، نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنی ہیں کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر سے ہر خیر کے فقدان سے محفوظ ہو۔ ضعف و دم کے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شریعت پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہی۔ جیسے کسی کو کوئی ماریٹھٹھ تو یہ بھی ایک شر ہے اور یہ بھی شر ہے کہ کسی کے ماں باپ اس سے ناراض ہو جائیں۔ حالانکہ اگر کسی کے والدین اس سے ناراض ہو کر گھر سے نکل جائیں تو بظاہر اس کا کوئی نقصان نظر نہیں آتا بلکہ ان کے کھانے کا خرچ بچتا ہے لیکن ماں باپ کی رضامندی میں ایک خیر برکت ہے اور جب وہ ناراض ہو جائیں تو انسان ایک خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ اتقاء ان دنوں باتوں پر دلالت کرتا ہے اور تقویٰ وہ ہے جسے ہر قسم کی خیر مل جائے اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شر سے محفوظ رہے۔

اس سے آگے پھر شر کا دائرہ بھی ہر کام کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گاڑی میں سفر کر رہا ہے تو اس کا شر سے محفوظ رہنا یہی ہے کہ اسے کوئی حادثہ پیش نہ آئے اور وہ بحفاظت منزل مقصود پر پہنچ جائے۔ اسی طرح روزے کے سلسلہ میں بھی ایسے ہی خیر و شر مراد ہو سکتے ہیں جن کا روزے سے تعلق ہے روزہ ایک دینی مسئلہ ہے یا بلحاظ صحت انسانی دینی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کے یہ معنی ہوئے کہ تم دینی اور دنیاوی شر سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے۔ یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے بلکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔

آجکل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اس دن موت بھی دنیا سے اٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمہارا اور کمزوری وغیرہ جسم میں

زائد مواد جمع ہونے سے ہی پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دوران رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور زندگی کا احساس ہونے لگتا ہے یہ فائدہ تو صحت جسمانی کے لحاظ سے ہے۔ مگر روحانی لحاظ سے اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر روزے کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کیلئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی سزا سے اسے بچا لیتا ہے جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے اور ان کا ہلاکت سے بچنا خود اسے بھی ہلاکت سے بچا لیتا ہے کیونکہ بعض افراد قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رمضان کے دنوں میں کثرت سے صدقہ خیرات کیا کرتے تھے احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ خیرات کیا کرتے تھے درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گڑ ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ ان کی چیزیں انہیں کی ہیں۔ دوسروں کا انہیں کوئی حق نہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کا حق انہیں کو ہے جن کو وہ چیزیں دی گئیں ہیں دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔ روپیہ ہمارا ہے کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں مگر حکم یہ ہے کہ

### چہتے چہتے

دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچاؤ۔ اور کھلاؤ کیونکہ اس سے دنیا کے تمدن کی بنیاد پیدا ہوتی ہے پھر روزوں کے ذریعہ انسان ہلاکت سے اس طرح بھی محفوظ رہتا ہے کہ روزے انسان کے اندر مشقت برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرتے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمت نہیں ہارتے بلکہ دلیری سے انکا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

دنیوی گورنمنٹوں میں بھی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے جو سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے اور جب جنگ کا موقع آتا ہے تو چونکہ اس کی مشق کروائی ہوئی ہوتی ہے اسلئے فوراً اسے بلوایا جاتا ہے۔ چونکہ عام طور پر مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت کے ساتھ ہدایت فرمادی کہ تمام مسلمان اس ماہ میں روزوں کی مشق کریں جس طرح وہ فوج جو مشق کرتی رہتی ہے دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کیلئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں شیطان کی مجال نہیں ہوتی کہ انکو زک دے سکے یہی وجہ ہے کہ جب تک تمام مسلمان روحانی سپاہی تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا لیکن جب خال خال رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا۔ اور شیطان نے انکے دل میں طرح طرح کے دوسوے ڈال کر انکو تباہ کر دیا۔

پس روزے قوم میں قربانی کی عادت پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ دین کی خدمت کیلئے بالعموم مومنوں کو گھر سے نکلنا پڑتا ہے اور تبلیغی جہاد میں کھانے پینے کی تکالیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے غریب کو تو ایسی تکالیف برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے مگر امراء کو اس کی عادت نہیں ہوتی پس روزوں کے ذریعہ ان کو بھی بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے تاکہ جس دن خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانو آؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو تو وہ سب اکٹھے اٹھ کھڑے ہوں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ ۳۲۰-۳۲۱)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع لندن (ایم ایم اے) سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں 3 نومبر دن کے ساڑھے گیارہ بجے کی اطلاع ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو I.C.U. (انتہائی نگہداشت کا کمرہ) سے ایک درجہ کم نگہداشت کے کمرے میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دو دن بعد پرائیویٹ کمرے میں منتقل کر دیا جائے گا۔ حضور انور کی دل کی حالت، بلڈ پریشر نارمل ہے۔ پھیپھڑوں کی انفیکشن بھی ٹھیک ہے۔ زخم بتدریج مندل ہو رہے ہیں۔ عمومی کمزوری ہے۔ حضور نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم کہا ہے۔ اور جو حضور کی طبیعت کے بارہ میں دریافت کر رہے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں حضور نے ان کا شکر یہ ادا کیا ہے۔ پیارے آقا کی صحت یابی اور کامل شفا یابی کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔



# گھر کی تعمیر اور ڈیزائننگ کے متعلق نہایت مفید مشورے

﴿از مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن﴾

(1) موجودہ دور کی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ Built-Environment ان کے Occupants کی سوچ اور کردار پر اثر ہوتے ہیں بلڈنگ کے اندر اور باہر جو مختلف قسم کی Finishes لگائی جاتی ہیں، کمروں کے اندر مختلف رنگ بھرے جاتے ہیں یہ سب چیزیں مخفی طور پر اپنے اندر ایک اثر رکھتے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ گھر کے اندر رہنے والوں پر ان کی سوچ، صحت اور خیالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ کمرہ میں دیواروں پر سبز رنگ کریں گے تو یہ ٹھنڈا اثر پیدا کرے گا اگر سرخ رنگ لگائیں گے تو یہ گرم ماحول کا اثر رکھتا ہے۔ اگر چھت نیچی ہو تو اس پر نیلا آسانی رنگ لگایا جاتا ہے جس سے اس کی اونچائی میں اونچا ہونے کا اثر پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح اگر چھت پر گہرا رنگ لگا دیا جائے تو وہ اونچائی کو کم ہونے کا اثر پیدا کرتی ہے۔ اگر کمرہ کی دیواروں پر گہرے رنگ لگائیں گے تو وہ اندر ماحول پیدا کر دیتا ہے۔ اگر ہلکے اور روشن رنگ لگائیں گے تو وہ خوشی کا ماحول پیدا کر دیتے ہیں۔

(2) آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ جن گھروں کی Layout ہوادار ہو، گلیاں کھلی کھلی ہوں، درخت اور پھولدار پودوں سے آراستہ ہو، وہاں کے لوگ خوش اور صحت مند نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ جو تنگ گلیوں کے ماحول میں پرورش پاتے ہیں سورج کی روشنی ان کے کمروں تک نہیں پہنچتی تازہ ہوا سے محروم رہتے ہیں ان کی صحت اتنی اچھی نہیں ہوتی اور وہ لوگ اکثر تنگ نظریہ کے مالک ہوتے ہیں۔

(3) عورت اگر نوکری نہیں کرتی تو اپنی زندگی کا 90% وقت گھر میں ہی گزارتی ہے۔ مرد تقریباً 50% زندگی کا حصہ گھر میں رہتے ہیں۔ بچوں کی زندگی کی پرورش کا حصہ گھر میں ہی بسر ہوتا ہے تو آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ کتنا اہم ہے کہ آپ کے گھروں کا ماحول ٹھیک ہو کیونکہ یہ آپ کے خاندان اور آپ کے آئندہ نسل کے کردار پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(4) پہلے لوگ مستری کے مشورہ سے گھر بنوالیا کرتے تھے یا پھر اگر کوئی بنا ہوا گھر پسند آیا تو اس کی نقل کر لی لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ آج کل گھر بنانا ایک بہت ہی مہنگا کام ہے شاید زندگی میں ایک ہی وقت میں اتنی بڑی رقم کسی اور کام پر صرف کرنے کا موقع نہ ملے۔ ایک دفعہ اگر مکان مکمل ہو گیا تو پھر بقایا زندگی کے دن اسی میں گزارنے ہوں گے اس لئے یہ بہت اہم ہے کہ جہاں گھر بنانے میں، اس پر خرچ میں، کنٹرول کی ضرورت ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی Layout ایسی ہو جو موجودہ دور کے

نقطہ نظر کے مطابق ہو۔ جس طرح آپ کو کسی بیماری کے علاج کے لئے ایک ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہے اسی طرح بلڈنگ اور گھر کے ڈیزائن کے لئے ایک آرکیٹیکٹ کے مشورہ کی ضرورت ہے۔

(5) میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ لوگ ایک مستری کے کہنے پر مکان بنانا شروع کر لیتے ہیں جب کچھ حصہ مکمل ہو جاتا ہے تو پھر آرکیٹیکٹ کے پاس مشورہ کے لئے جاتے ہیں کہ بتائیں اب اس کو کیسے ٹھیک کیا جائے اس طرح بہت ساری رقم ضائع ہو جاتی ہے اور گھر کی Layout بھی خراب کر بیٹھے ہیں۔ مستری لوگ عام طور پر سیدھے سادھے لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے بہکا لیتے ہیں کہ ہم نے تو ساری عمر اسی کام میں گزاری ہے یہ ہمارا خاندانی کام ہے ایک آرکیٹیکٹ کو کیا پیہ اور اس کو زائد ہزار روپے کی فیس دینے کی کیا ضرورت ہے یہ ساری باتیں ٹھیک نہیں۔ آرکیٹیکٹ عام طور پر اپنی فیس Economical Design تیار کرنے پر پوری کر لیتا ہے اور دوسری طرف آپ کو ایک اچھا پلان مل جاتا ہے جس میں آپ زندگی کے دن خوشی اور آرام سے گزار سکیں۔

(6) جب آپ آرکیٹیکٹ کے ساتھ پلان کو آخری شکل دے رہے ہوتے ہیں یہ بہت ضروری ہے کہ بیوی اور بچوں سے بھی مشورہ لے لیا جائے ورنہ جب مکان بنا شروع ہو جائے گا تو اگر بیگم صاحبہ کو یا بچوں کو پلان پسند نہ آیا تو اس آخری وقت میں چھوٹی سی تبدیلی بھی مہنگی پڑے گی اور گھر میں بد مزگی بھی۔ دوسرے بیوی نے 90% وقت گھر میں ہی گزارنا ہوتا ہے اس لئے ویسے ہی اس کا حق زیادہ بنتا ہے کہ اس کی مرضی اور خواہش کے مطابق گھر کی Layout کو شکل دی جائے خاص طور پر باورچی خانہ اور غسل خانہ کے سائز اور جگہ کا تعین یقیناً مفید ثابت ہوگا۔

(7) آج کل مہنگائی کا دور ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ کمروں کے سائز اتنے ہی رکھے جائیں جو ضروریات کو پورا کر دیں۔ یورپ میں بیڈروم اور دوسرے کمروں میں فرنیچر کی لسٹ کے مطابق کمروں کا تعین کیا جاتا ہے اگرچہ یہ سائز گرم آب و ہوا کے لئے مناسب نہ ہوں گے لیکن ان کو گرم آب و ہوا کے مطابق بڑھایا جاسکتا ہے ذیل میں اس کی فہرست درج کر دی جاتی ہے تاکہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ کمروں کا سائز خرچ میں اضافہ کر دے گا۔

## یورپ میں کمروں کے سائز

- ☆ سنگل بیڈروم 70sq
- ☆ ڈبل بیڈروم 120sq
- ☆ ڈرائنگ روم 200sq

- ☆ غسل خانہ 35sq
- ☆ باورچی خانہ 65sq
- ☆ ایشیا میں بڑھایا جاسکتا ہے
- ☆ سنگل بیڈروم 100sq
- ☆ ڈبل بیڈروم 170sq
- ☆ ڈرائنگ روم 300sq
- ☆ غسل خانہ 48sq
- ☆ باورچی خانہ 100sq

(8) آج کل خاندانوں کے اکٹھے رہنے کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے اس لئے بڑے بڑے گھروں کی ضرورت نہیں۔ بیٹے اب شادی کے بعد علیحدہ گھر میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ وہ والدین جو بڑے بڑے گھر اس خیال سے بنا لیتے ہیں کہ ان کے بیٹے شادی کے بعد ان کے پاس رہیں گے لیکن ان کی اولادیں جب گھر سے دور چلی جاتی ہیں تو والدین کے لئے بڑے گھر کی دیکھ بھال مشکل ہو جاتی ہے میرے ایک دوست نے مجھ سے بتایا کہ وہ چار بھائی اور ایک بہن ہیں۔ والدین نے جب نیا گھر بنایا تو درمیان میں کھلی جگہ رکھ کر چاروں طرف چاروں بیٹوں کے لئے کمرے بنوائے لیکن جب بیٹے بڑے ہوئے اور تعلیم حاصل کی اور پھر شادی ہوئی تو اب ایک امریکہ میں رہ رہا ہے دوسرا سعودی عرب میں ہے تیسرا ایشیا میں اور چوتھا میرے ساتھ انگلستان میں ہے اور والدین جو اب بوڑھے ہو چکے ہیں ان کے لئے اتنا بڑا گھر جو والدین نے چار خاندانوں کے لئے بنالیا تھا اس کی دیکھ بھال کرنا مشکل ہو رہی ہے۔ اور یہ بتا کر بہت ہی ہنستے ہیں کہ جب بھی وہ پاکستان والدین کو ملنے کے لئے جاتے ہیں تو مکان کو خالی پاتے ہیں۔

(9) مکان کا ڈیزائن کروانے وقت موجودہ حالت کی طرز زندگی کو مد نظر رکھیں مکان بڑا نہ بنوائیں اس خیال میں کہ آپ کا خاندان بڑا ہے بچے جیسے ہی بڑے ہوں گے وہ یا تو کسی اور شہر میں جہاں ان کی نوکری ہے وہاں چلے جائیں گے اور مکان بنوائیں گے یا کسی دوسرے ملک میں بھی جاسکتے ہیں اگر آپ کا خاندان بڑا ہے تو گھر کو شروع سے ہی اس طرز پر ڈیزائن کروائیں کہ مستقبل میں جب بچے بڑے ہو کر گھر چھوڑ جائیں گے تو موجودہ گھر کے دو یا تین علیحدہ علیحدہ یونٹ بن سکیں تاکہ جب اکیلے رہ جائیں گے تو زائد حصہ کو فروخت کر سکیں یا کرایہ پر دے سکیں اس مشورہ کو معمولی خیال نہ کریں کیونکہ میرے پاس ابھی دو کیس ایسے ہیں کہ والدین اپنے گھر کو چھوڑنا بھی نہیں چاہتے کیونکہ انہوں نے ساری عمر اسی جگہ پر گزاری ہے پور قدرتی طور پر اس جگہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے لیکن اس گھر کو چھوٹے Independent یونٹ

میں بدلنا مشکل ہو رہا ہے۔ گھراتے بڑے ہیں جو خالی پڑے ہیں اور ان کی دیکھ بھال مشکل ہو رہی ہے۔ اور پھر ایک بھاری رقم اس مکان پر لگی ہوئی ہے جن کا وہ اب استعمال بھی نہیں کر سکتے۔

(10) چونکہ اب خاندان چھوٹے چھوٹے ہو گئے ہیں اس لئے جب میں دو سال پہلے سویڈن میں تھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہاں تو دو بیڈروم سے بڑے مکان کا Concept ہی ختم ہو گیا ہے۔ اکثر مکان ایک بیڈروم کے بنتے ہیں۔

## آپ کے گھر کا ڈیزائن

(11) گھر کے ڈیزائن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ کمروں کا سائز اور ان کی پلاٹ میں لوکیشن اور دوسرے کمروں کا آپس میں تعلق اور دروازوں اور کھڑکیوں کی پوزیشن۔

(1) پہلے حصہ میں خیال رکھنا ضروری ہے کہ کمرے ضرورت سے زیادہ بڑے نہ ہوں اور چھوٹے بھی نہ ہوں ان کی پوزیشن بہت ہی اہم ہے۔

☆ باورچی خانہ مشرق کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ یہ اچھا ہے کہ صبح کے وقت باورچی خانہ میں سورج کی روشنی آئے۔ باورچی خانہ کی کھڑکی باہر گارڈن کی طرف ہونا چاہئے کیونکہ جب باورچی خانہ میں عورت کام کر رہی ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ وہ باہر گارڈن میں دیکھ سکے جہاں اس کے بچے کھیل رہے ہوں گے اور دوسرے گارڈن میں پھول دار پودوں سے بھی لطف اندوز ہوں گے۔

☆ بیڈروم کی لوکیشن شمال یا مغرب کی طرف ہوتی ہو تو وہ گرمیوں میں ٹھنڈے رہیں گے۔

☆ ڈرائنگ اور لائیونگ شمال کی طرف ہونے چاہئیں۔

☆ باتھ روم اور شورونوب کی طرف ہونے چاہئیں۔ ساری گرمی اس طرف سے آتی ہے۔ یہ کمرے کسی حد تک گرمی کی شدت کو روکنے میں مدد دیں گے۔

☆ برآمدہ کی ضرورت صرف جنوب اور مغرب کی طرف ہوتی ہے۔

☆ سامنے کی طرف کچھ حصہ کھلا چھوڑ دیں تو مہمانوں کے بیٹھنے کے کام آجائے گا۔ خاص کر جب موسم خوشگوار ہوتا ہو۔

☆ کھڑکیوں کے اوپر شیڈ ضرور رکھیں۔

☆ کھڑکیاں باہر کی طرف کھلیں تو بارش کا پانی اندر نہیں جائے گا لیکن اگر اندر کی طرف کھولنی ہے تو اندر کی طرف سے باہر پانی نکلنے کا انتظام ہونا چاہئے۔

☆ کراس ونڈیشن ہو۔

☆ کمروں کی اونچائی کم از کم 9.6 ہو۔

(2) کمروں کے اندر ڈیزائن کی بڑی اہمیت ہے۔ عام طور پر اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

☆ مثلاً بیڈروم میں اس کا سارا فرنیچر یعنی بیڈ، ڈریسنگ ٹیبل، وارڈروپ، ایک کرسی اور ایک میز سیٹ کریں اسکے بعد دروازوں اور کھڑکیوں کی پوزیشن کا



فیصلہ کریں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کھڑکیاں اور دروازے بغیر کسی سوچ کے رکھ دئے جاتے ہیں بعد میں جب فرنیچر سیٹ کرنے کا وقت آتا ہے تو بعض فرنیچر دروازے یا کھڑکی کے سامنے آجاتے ہیں اور بہت ساری جگہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں کمروں کا سائز بڑا ہونے کے باوجود فرنیچر تسلی بخش طریق سے سیٹ نہیں ہوتا۔

☆..... اسی طرح ہاتھ روم کی فرنیچر پہلے پلین پر مارک کریں پھر کھڑکی اور دروازے کے متعلق فیصلہ کریں۔ یہ بہتر ہے کہ ڈبئی کا پائپ سیدھا باہر جائے ڈبئی کو باہر کی دیوار پر ہی رکھیں تو بہتر ہے اگر ڈبئی کی پائپ اندر رکھیں گے تو باہر جانے کا پائپ لہبا ہو جائے گا اور اس میں بلاکج ہوگی تو صفائی مشکل ہو جاتی ہے ڈبئی سے باہر پائپ جانے میں کوئی Bend نہیں ہونا چاہئے اور اس کے اوپر کھڑکی ہونی چاہئے تاکہ اگر کوئی بوبیدا ہوتی ہے تو باہر نکل جائے اس میں ہوا نکالنے کے لئے پتھار کھانا بھولیں۔

☆..... باورچی خانہ میں چولہے کی پوزیشن، برتن رکھنے کی جگہ، سبزی اور اشیاء رکھنے کی جگہ پہلے معین کر لیں اس کے بعد دروازہ اور کھڑکی کا فیصلہ کریں۔ اس میں بھی ہوا باہر نکلنے کے لئے سچھے کی ضرورت ہے۔

☆..... دروازوں کی پوزیشن ایسی جگہ پر ہونی چاہئے کہ ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں جانے کے لئے کم از کم فاصلہ طے کرنا پڑے۔

(12) اچھی پلاننگ اور اچھا انتظام کرنے کے لئے پندرہ سے بیس فیصدی خرچ میں آپ کمی کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆..... پلان بنانے کے لئے آرکیٹیکٹ سے مشورہ کریں۔

☆..... کمروں کا سائز ضرورت سے زیادہ نہ رکھوائیں۔

☆..... سریا کا ڈیزائن Structural Eng. سے کروائیں مستری لوگ بعض دفعہ اپنی مرضی سے زیادہ سریا ڈلوادیتے ہیں اس خیال سے کہ بلڈنگ زیادہ مضبوط ہو جائے گی یہ خیال درست نہیں۔ ایک انسان کی خوراک دو روٹیاں ہوں اور اس کو چار روٹیاں کھلا دی جائیں تو وہ زیادہ طاقتور نہیں ہوگا بلکہ وہ بیمار ہو جائے گا۔ اسی طرح بلڈنگ میں زیادہ سریا ڈالنے سے نقصان بھی ہو سکتا ہے اور پیسے بھی ضائع۔

☆..... دروازے اور کھڑکیاں اتنی رکھیں جتنی ضرورت ہوں۔ یہ دروازے اور کھڑکیاں دیوار کی نسبت زیادہ قیمتی ہوتے ہیں۔ کھڑکیوں کے سائز کے لئے یہ اصول ہے کہ اس میں شیشے کا رقبہ کمرے کے رقبہ سے 10% ہونا چاہئے اس میں پھر 50% کھلنے کے قابل ہونا چاہئے۔

☆..... کمروں میں ایئر کنڈیشن کی جگہ پہلے ہی رکھوائیں۔ ورنہ بعد میں تو توڑ پھوڑ کریں گے اور پھر تم بھی ضائع ہوگی اور کمرہ بھی خراب ہو جائے گا۔ اس سرائی کو ککڑی کے ذریعہ سے بند کر دیا جاسکتا ہے اور

بعد میں جب ضرورت پڑے تو کھول کر اسی لگوائیں اس سوراخ کے نزدیک بجلی کا پوائنٹ رکھنا نہ بھولیں۔

☆..... ہاتھ روم میں یہ ضروری نہیں کہ چاروں دیواروں پر ٹائل لگوائی جائیں۔ جہاں شاور ہے وہاں سات فٹ لگوائی جاسکتی ہیں۔

☆..... دروازوں کا سائز مناسب ہو۔ یورپ میں ڈالٹ کا دروازہ 2.3 میٹر روم کا 2.6 ڈرائنگ کا 2.9" اور باہر کا دروازہ 3.0" چوڑا ہوتا ہے یہ سائز شاید ایشیا کے لئے چھوٹے معلوم ہوں۔ حالات کے مطابق انہیں چوڑا کیا جاسکتا ہے۔ اگر دروازوں کی چوڑائی آپ کے یہاں جو پلائی کے شیٹ ملتے ہیں ان کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کیا جائے تو ڈیسٹینج کم کی جاسکتی ہے۔

☆..... دروازوں کے فریم کا سائز عام طور پر دکھایا گیا ہے کہ 4"x4" رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر آپ نے لکڑی کے فریم بنانے ہیں تو اس سائز میں دو فریم بنائے جاسکتے ہیں لوہے کے فریم سستے ہوتے ہیں اگر آپ وہ استعمال کر لیں اور دروازے لکڑی کے بنائیں تو اس میں بھی بچت ہو سکتی ہے۔

☆..... مکان کا سامان اس کے استعمال سے کم از کم دو دن پہلے سائٹ پر موجود ہونا چاہئے یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ مستری اور مزدور فارغ بیٹھے ہیں کیونکہ اینٹیں، بجر، بریت یا سیمنٹ ختم ہو گیا ہے۔

☆..... ایک مستری کے ساتھ عام طور پر دو مزدور رکھنے کا رواج ہے۔ وہ اس لئے کہ ایک مزدور مستری کو سامان لا کر دیتا ہے اور دوسرا مزدور مسالہ وغیرہ بنا کر مہیا کرتا ہے۔ یہ طریق درست نہیں۔ اگر دو تین مستری کام کر رہے ہیں تو ان تینوں کے لئے ایک مزدور ان سب کو سامان مہیا کر سکتا ہے اور ایک ہی مزدور ان سارے مستریوں کو مسالہ بنا کر دے سکتا ہے۔ اس میں آپ کافی بچت کر سکتے ہیں۔ یہ طریق عام طور پر مستری پسند نہیں کرتے لیکن میں نے یہ نظام جہاں بھی رائج کیا ہے کافی بچت ہوئی اور نظام کافی کامیاب رہا ہے۔

☆..... یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مستری کو جب سامان ختم ہو جائے تب مزدور کو سامان دینے کے لئے پکارتا ہے اور جب تک مزدور سامان مستری صاحب کو لیکر دیتا ہے مستری صاحب فارغ بیٹھتے ہیں۔ یہ خیال رکھیں کہ مستری کے پاس ہر وقت ہر قسم کا سامان موجود ہوتا کہ وقت ضائع نہ ہو جتنا وقت کم ضائع ہوگا بچت اتنی زیادہ ہوگی۔

☆..... جب مستری صاحبان صبح کام کرنے کے لئے آتے ہیں تو کم از کم آدھا پونا گھنٹہ بغیر کام کرنے کے بیٹھے رہتے ہیں کیونکہ مزدور کو ان کو سامان تیار کر کے دینے میں اتنا وقت لگ جاتا ہے تو آپ کو مستری کے پہلے گھنٹے کی مزدوری بغیر کسی کام کے ادا کرنی پڑتی ہے اس کا حل یہی ہے کہ آپ مزدور کو ایک گھنٹہ پہلے آنے کے لئے کہیں اور اس کو ایک گھنٹے کی مزدوری دے دیں۔ اس طرح وقت کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔

☆..... جب کام ختم کرنے کا وقت آتا ہے مستری اور مزدور عین وقت پر کام بند کر دیتے ہیں۔ اور جو مسالہ وغیرہ بنا پڑا ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں جو ضائع ہو جاتا ہے یہ انتظام کریں کہ جو مسالہ بنایا جا چکا ہے وہ مستری صاحبان پورا کر کے جائیں چاہے آپ کو اس کے لئے اور ٹائم دینا پڑے۔

☆..... مستریوں کو یہ عادت ہے کہ جب آدھی اینٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو پوری اینٹ کو بے دردی سے توڑ دیتے ہیں۔ اگر آپ مزدور کو کہیں کہہ سکتی آدھی اینٹیں سائٹ پر ہیں ان کو بھی مستری کے پاس رکھ دے اور مستری صاحب کو ہدایت دے دیں کہ آدھی اینٹیں جو پڑی ہیں ان کو ہی استعمال کرے تو اس سے بچت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

☆..... کام ختم ہونے پر ایک مزدور کو کچھ اور ٹائم دے کر سارا سامان اپنی اپنی جگہ پر رکھوائیں اور سائٹ بھی صاف کروائیں تاکہ اگلے دن کام شروع کرنے میں رکاوٹ پیش نہ آئے۔

☆..... سترنی صد گرمی چھت سے گھر میں داخل ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کو مناسب طریق سے Insolate کی جائے اس طرح آپ کی اسی کے خرچ میں کمی ہو جائے گی۔

☆..... ٹھیکیدار کو مقرر کرنے سے پہلے آرکیٹیکٹ سے مشورہ کر لیں۔ جو پوائنٹ میں نے اوپر بیان کئے ہیں بعض بہت چھوٹے معلوم ہوتے ہیں لیکن بچت اگر ایک روپے کی ہو وہ بھی بچت ہے۔ قطرہ قطرہ کر کے ہی سمندر بنتا ہے۔ اس لئے بچت کی کوشش میں کمی نہیں ہونی چاہئے خواہ بچت کتنی ہی چھوٹی ہو۔

(13)..... زمین کا خشک حصہ اس Planet پر فکس ہے لیکن اس کے بالمقابل دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے اس کے ساتھ ساتھ خاندانوں کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو جانے سے پہلے سے بہت زیادہ مکانوں کی ضرورت ہے۔ خاکسار نے جب آج سے بیس سال پہلے لندن میں Housing Density پر اپنا تھیس لکھا تھا تو معلوم ہوا کہ یہاں ایک ایکڑ میں دو یا تین گھر بنائے جاتے تھے اور اس سے زیادہ مکان بنانے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اب لندن کے پندرہ بیس میل باہر ایک ایکڑ میں آٹھ رنو گھر بنتے ہیں۔ اور جیسے جیسے لندن شہر کے نزدیک آتے جاتے جاتے ہیں یہ Density بڑھتی جاتی ہے۔ پھر ایک ایکڑ میں 70 آدمی کی اجازت پھر ایک ایکڑ میں 100 آدمی کی اجازت پھر 200 جیسا ہی بالکل سنٹر میں آجائیں تو یہ Density ہزار آدمی فی ایکڑ ہو جاتی ہے۔ ہانگ کانگ میں سنٹر میں Density 2000 آدمی فی ایکڑ کے حساب سے بتائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ آگے جا کر کیا ہوگا لیکن ایک بات ضرور ہے کہ ہمیں اپنے Limited Resources کا بہت ہی Economical استعمال کرنا ہوگا۔

خاکسار نے ایک کتابچہ Homes & Houses کے نام پر بہت سال پہلے شائع کیا تھا اس میں ہر سائز کے مکانات کے نقشے ہیں ان کی کاپیاں خلافت لائبریری ربوہ اور قادیان میں بھی موجود ہیں دوست ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

### تحریک مسجد مارڈن یو کے میں ادائیگیوں کی میعاد

31 جنوری 2003ء کو ختم ہو رہی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت مالی تحریک مسجد مارڈن یو کے میں اب تک ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے بفضلہ تعالیٰ 36,46,069 روپے کے گرانقدر وعدوں کے بالمقابل 19,75,177 روپے وصول ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت تحریک میں ادائیگیوں کیلئے دو سال کی مدت مقرر فرمائی تھی جو 31 جنوری 2003ء کو ختم ہو رہی ہے گویا اب ادائیگیوں کیلئے صرف تین ماہ کا مختصر ساعرصہ باقی رہ گیا ہے۔ لہذا تمام امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریاں مال جماعتہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی انفرادی وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں اپنی کوششوں میں مزید تیزی پیدا کریں تا مقررہ میعاد گزرنے سے پہلے پہلے آپ کی جماعت بھی صد فی صد ادائیگی کرنے والی خوش نصیب جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الہی و عاؤں کی مورد بن سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

**PRIME**  
**AUTO**  
**PARTS**

*House of Genuine Spares*  
**Ambassador**  
&  
**Maruti**  
P, 48 PRINCEP STREET  
CALCUTTA - 700072 ●2370509





## وادی کشمیر میں تربیتی اجلاس اور اجتماعات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کو درج ذیل مقامات پر سالانہ اجتماعات، تبلیغی، تربیتی، سیرتی اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ احباب جماعت سے ان اجتماعات و اجلاس کے باہر اور جماعتی ترقی کا باعث ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

1. 19 مئی 2002ء کو یاری پورہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ باہر کی جماعتوں سے بھی احباب اور مقامی طور پر غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ مقررین نے حضور کی سیرت پر تقاریر کیں اور سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔

2. 25 مئی 2002ء کو آسنور میں برب سڑک اسکول گراؤنڈ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ کثرت سے باہر اور مقامی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ مقررین نے حضرت مسیح موعود ﷺ کی عاشق رسول اور جماعت کی اشاعت اسلام کے بارے میں خدمات پر روشنی ڈالی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ اسی روز خاکسار عبدالحمید ناک نے تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی اسکول کی عظیم بلڈنگ کی تعمیر کیلئے سنگ بنیاد بھی رکھا۔ مولیٰ کریم تکمیل تعمیر کی توفیق دے کر اس کو ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین۔

3. 25 مئی کو یاری پورہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس میں خلافت کی برکات کی اہمیت پر تقاریر ہوئیں۔

4. 6 جون کو بعد نماز مغرب ماندوجن میں تربیتی اجلاس ہوا۔ سب احباب جماعت نے شرکت کی۔

5. 9 جون کو رشی نگر میں شاندار سیرتی جلسہ ہوا۔ احباب جماعت نے کثرت سے شرکت کی۔ لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام تھا جس کی وجہ سے پوری سستی اور کمزور و ناتواں احباب نے گھروں میں فائدہ اٹھایا۔

6. 12 جون کو اندورہ میں بعد نماز مغرب تربیتی اجلاس ہوا۔ احباب جماعت نے کثرت سے شرکت کی۔

7. 17 جون کو مسجد احمدیہ سرینگر میں سیرت النبی ﷺ کا اجلاس ہوا۔ احباب جماعت و مستورات نے بھی شرکت کی۔ کلو جمیعا کا انتظام بھی تھا۔ رات کو صوبائی انتظامیہ کی میٹنگ بھی ہوئی۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے کیا تھا۔ جزا اہم اللہ۔

8. 20 جون کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عطاء الرحمن صاحب خالد مدرس جلسہ اہمترین قادیان نے قبول احمدیت کے ایمان اور ذوق واقعات بیان کئے۔

9. 21 جون کو تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں بھی مکرم مولوی عطاء الرحمن خالد صاحب کی تقریر ہوئی۔ 500 کے قریب طلباء و اساتذہ نے استفادہ کیا اور بہت خوش ہوئے۔ اسی روز بعد نماز عصر ایک تبلیغی نشست ہوئی۔ مکرم مولوی فاروق احمد ناصر نے سوالات کے جوابات دئے۔

10. 22 جون کو مانلو کی نئی تعمیر شدہ وسیع مسجد میں سیرت النبی ﷺ کا جلسہ ہوا۔ احباب جماعت کے ساتھ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

11. 30 جون کو جماعت احمدیہ چک ڈیسٹ نے کھلے گراؤنڈ میں جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ غیر از جماعت دوست بھی شامل رہے۔

12. 7 جولائی کو جماعت احمدیہ کوریل نے نئے خرید کردہ وسیع پلاٹ میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ کثرت سے احباب اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔

13. 19 جولائی 2002ء کو ناصر آباد میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ سہ روزہ اجتماع زیر تعمیر جامع مسجد کے گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ 2000 سے زائد حاضر تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے سب احباب خدام و اطفال نے تینوں ایام میں کاروائی میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ قریب ہی کھیل گاہ میں کھیلوں کا بھی معقول انتظام تھا۔ غیر از جماعت دوست بھی شوق سے تقاریر سنتے رہے۔ احمدیہ ہائی اسکول اور جونیئر کالج میں غیر از جماعت اساتذہ بھی اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ مستورات نے بھی نزدیکی رہائشی مکانوں سے پردے کی رعایت سے شمولیت کی۔ ناصر آباد کی جماعت نے نہایت محبت اور ہمت سے مہمان نوازی کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

14. جموں بھدر واہ میں بھی تبلیغی و تربیتی اجلاس ہوتے رہے۔ یوم مسیح موعود یوم خلافت بھی منائے گئے۔

15. تین اگست کو جماعت احمدیہ اندورہ نے بھی کامیاب سیرت النبی ﷺ کا جلسہ منایا۔ باہر کی جماعتوں کے احباب نے از خود رانپورٹ کا انتظام کر کے شرکت کی اور جلسہ کو رونق بخشی جب کہ وادی کے کونے میں یہ الگ تھلگ واحد جماعت ہے۔

16. 10 اگست کو شورت میں مجالس انصار اللہ کا 2 روزہ سالانہ اجتماع ہوا۔ اس موقع پر سیرت پاک پر بھی تقاریر ہوئیں۔ جوہستی کے احمدی اور غیر احمدی بھائیوں نے گھروں میں سیں۔ اجتماع میں قریب قریب ہر مجلس سے نمائندے تشریف لائے تھے۔ مکرم حاجی عبدالرحمن صاحب ایٹو ناظم انصار اللہ۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب زائر نے اس کا تمام انتظام کرایا تھا۔ جزا اہم اللہ۔ احباب جماعت شورت نے نہایت اخلاص کے ساتھ مہمان نوازی کی۔ صوبائی میٹنگ بھی ہوئی جس میں عہدیداران کے ساتھ مبلغین، معلمین کرام زعمیم صاحبان نے شرکت کی۔ یکم ستمبر 2002ء کو مسجد احمدیہ چک ایمرچہ میں بھی کامیاب سیرتی اجلاس ہوا۔ کثرت سے احباب جماعت اور باہر کی جماعتوں سے احباب نے شرکت کی۔

17. 15 ستمبر کو مسجد احمدیہ سرینگر میں سیرت النبی ﷺ کا جلسہ ہوا۔ کثرت سے احباب نے شرکت کی۔ 40 کے

## قریب لجنہ ناصرات کی مہمات بھی شامل ہوئیں۔ کلو جمیعا کا بھی انتظام تھا۔

ان تمام اجلاس میں جماعتوں نے اپنے طور پر خورد و نوش کا بہترین انتظام کیا تھا۔ جب کہ ہر جگہ باہر کی جماعتوں سے کثرت سے احباب شریک ہوتے تھے۔ اسلامی اخوت کی بہترین مثال پیش کی۔ اس طرح غیر از جماعت لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ مولیٰ کریم سب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، محترم زین الدین صاحب حامد نائب صدر مجلس و ایڈیٹر ماہنامہ مشکوٰۃ بھی مرکز سے تشریف لائے تھے۔ جہاں انہوں نے اجتماع کو رونق بخشی وہاں یاری پورہ، چک ایمرچہ، ڈیسٹ، نوڈہ می، رشی نگر، ماندوجن، شورت وغیرہ میں بھی اجلاس میں دونوں علماء کرام نے اپنی تقاریر میں جماعت کے روشن مستقبل، تبلیغی و تربیتی، تنظیمی امور اور مالی قربانی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی اور احباب جماعت میں نیا جوش و ولولہ پیدا ہوا۔ مقامی علماء کرام مکرم قائد صاحب علاقائی بھی ساتھ رہے۔ اکثر جماعتوں میں مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر، مولانا عبدالرشید صاحب ضیاء نگران مالی امور، مکرم مولانا فاروق احمد صاحب ناصر سرکل انچارج معلمین کرام ذمہ داران جماعت نے ان اجلاس میں تقاریر کیں۔ خاکسار کو بھی اجلاس و اجتماعات میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ ان اجلاس میں پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی و کامیاب و کامران درازی عمر کیلئے دعاؤں کی تحریک اور دعائیں کی گئیں۔ مولیٰ کریم قبول فرمائے اور احباب جماعت کی اس حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخش کر جماعت کی ترقی کا باعث بناوے اور ہر آن احباب جماعت کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الحمید ناک امیر جماعت احمدیہ کشمیر)

## ایرڈاپلی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 02-09-16 بعد نماز مغرب عشاء زیر صدارت مکرم شیخ یعقوب صاحب جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم شیخ حیدر نے کی۔ جبکہ ترجمہ خاکسار نے سنایا۔ نظم سید گورے میاں نے خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلی تقریر عزیزم سید جھوٹا گور نے سیرت آنحضرت ﷺ کے عنوان پر اور دوسری تقریر عزیزم شیخ اکبر نے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اطاعت والدین کے عنوان پر کی۔ آخر میں خاکسار نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے نمازوں میں پابند رہنے، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تاکید کی۔ آخر میں خاکسار نے دعا کردی اور تقسیم مٹھائی کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس اجلاس میں 22 اطفال و 20 خدام شامل ہوئے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہمارے نبی کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (عبد المنان بنگالی معلم وقف جدید بیرون) آمین۔

## طلباء کے لئے مفید معلومات

ایم. بی. ایف. M.B.F

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فنانس دہلی

Management of Business Finance

قابلیت: کم از کم پچاس فیصد نمبر سے گریجویشن

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فنانس دہلی کو 500 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ بھیجیں۔

آخری تاریخ: 30 دسمبر 2002

پتہ: انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فنانس انسٹی ٹیوٹ 4 کیوئی سنٹر دہلی

ای میل: iif@vsnl.com

(مرسلہ: قریشی انعام الحق صاحب آف قادیان)

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 میٹروپولیٹن کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اطع اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کرو

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی



## مجلس خدام الاحمدیہ گیٹو (Gbey) (آئیوری کوسٹ) کے

### تیسرے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: وسیم احمد ظفر - مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

الحمد للہ، محض خدا کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ گیٹو (Gbey) کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۳، ۴، ۵ اگست ۲۰۰۲ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ملکی حالات کے پیش نظر یہ اجتماع ایک سال کے وقفہ کے بعد منعقد کیا گیا۔ پہلے یہ ریجنل اجتماع ایک روزہ ہوتا تھا۔ اس دفعہ دو روزہ منعقد کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ گیٹو (Gbey) نے اس اجتماع کو اپنی مدد آپ کے تحت منعقد کرنے کے لئے چالیس خدام پر مشتمل اس مجلس کو دو گروپس میں تقسیم کیا اور ہر اتوار کو یہ گروپس سی کے کھیتوں میں کام کرتے اور شام کو حاصل ہونے والی آمدنی اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں جمع کرتے۔

اجتماع کے لئے ۳، ۴، ۵ اگست کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں لیکن خدام کے وفود ۲ اگست بروز جمعہ المبارک ہی مذکورہ گاؤں پہنچنا شروع ہو گئے۔ ایک نومبائین کا وفد دابو (Dabou) شہر سے خاکسار کے ساتھ پہنچا۔ دابو شہر میں جماعت احمدیہ کا نفوذ جون ۲۰۰۲ء میں ہوا ہے۔ اسی طرح آبی جان (Abid Jan) سے ۲۲ خدام کا ایک وفد صدر صاحب خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی زیر قیادت پہنچا۔ اس طرح عملی طور پر آغاز ۲ اگست بروز جمعہ ہی ہو گیا۔ بروز جمعہ المبارک بعد از نماز عشاء مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام کو اجتماع کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔

مورخہ ۳ اگست بروز ہفتہ اجتماع کا باقاعدہ آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن دیا گیا۔

اجتماع کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر و مشنری انچارج کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، لقمہ اور عہد

دہرائے جانے کے بعد گاؤں کے چیف صاحب (جو زعمیم انصار اللہ بھی ہیں) نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اس کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ گیٹو (Gbey) نے بھی اپنے خطاب میں معزز مہمانوں کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا اور اجتماع کے دوران جماعتی روایات کو قائم رکھنے کی تلقین کی۔ امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو مختلف ہدایات دیں۔

افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد علمی مقابلے کروائے گئے جن میں تلاوت، لقمہ، اذان اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل تھے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے خطاب کیا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

### دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے

مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام الاحمدیہ گیٹو (Gbey) کو اس اجتماع کے کامیاب انعقاد پر مبارکبادی اور دوسری مجالس کو بھی تلقین کی کہ وہ بھی اس قسم کے اجتماع منعقد کریں۔ خطاب کے بعد اختتامی دعا کے ساتھ اس بابرکت اجتماع کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ

دوران اجتماع فرنج اور عربی زبان میں جماعتی لٹریچر کا شال لگایا گیا۔ اسی طرح فرنج، لوکل زبان جولہ اور مورے میں تربیتی اور تبلیغی کیسٹ کا بھی شال لگایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اس اجتماع پر ہومیو پیتھی کی ادویات کا شال لگایا گیا۔ غانا اور برکینا فاسو سے منگوائی گئیں ادویات بھی رکھی گئی تھیں۔

### تاثرات

اجتماع کے انعقاد کا ایک بڑا مقصد نومبائین کی تربیت اور جماعتی روایات سے ان کو آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ اجتماع کے اختتام پر نومبائین کے ساتھ امیر صاحب کی ملاقات کے موقع پر خدام نے کہا کہ یہ اجتماع لقمہ و ضبط اور پروگرام کے لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ اور ہم اس عہد اور عزم کے ساتھ واپس جا رہے ہیں کہ آئندہ سال ہم بھی اس قسم کا اجتماع دابو شہر میں منعقد کریں گے۔ یاد رہے کہ دابو شہر میں ایک پورا محلہ مع ایک خوبصورت مسجد اور امام کے جون ۲۰۰۲ء میں آغوش احمدیت میں آیا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور احسن رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

## جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان 26، 27، 28 دسمبر 2002ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں انکی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق اس سال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2002ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station \_\_\_\_\_ to \_\_\_\_\_ date \_\_\_\_\_

Class \_\_\_\_\_ Seat/Berth \_\_\_\_\_

Train No \_\_\_\_\_ Name \_\_\_\_\_

M/F \_\_\_\_\_ Age \_\_\_\_\_

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ (افر جلسہ سالانہ قادیان)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مال رکھے تمہاری طبیعت خدا کرے

## JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane  
Mullapara, Near Star Club  
Calcutta-700039

Ph. 3440150  
Tel. Fax : 3440150  
Pager No. : 9610-606266

## چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے جسکی شرح سالانہ آمد 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ 1000 روپیہ ہے تو اس کیلئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ 100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ قادیان پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں جنکی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے۔ اسلئے ضروری ہیکہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس مشاورت 1943ء میں بیان فرمایا کہ:

حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہیکہ:

”اس جلسہ سالانہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور اسکے لئے تو میں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آئیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“

پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعودؑ کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔ (نظام بیت المال آمد صفحہ 21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)



## چینیا اور روس کی لڑائی تقریباً 300 برس پرانی ہے

خیال کیا جاتا ہے کہ روسی فوج چینیا میں تیل اور گیس پائپ لائن پر کنٹرول کرنے کے لئے ہی موجود ہے

### چینیا کی تاریخ پر ایک نظر

فیڈریشن کا ممبر ہے۔ گو کہ 2 نومبر 1991ء کو چینیا نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا تھا اور 17 مارچ 1992ء کو ایک آئین منظور کر لیا تھا۔ اس آئین کے تحت چینیا کو آزاد اور سیکولر ملک بتایا گیا ہے جہاں پارلیمنٹ اور صدر کے ذریعہ حکومت چلائی جاتی ہے 1864ء میں روس کے اس وقت کے زار نے چینیا کے لوگوں کو خود سپردگی پر مجبور کر دیا حالانکہ خود سپردگی سے پہلے وہاں کے باشندوں نے طویل فوجی جنگ کی تھی۔ روس کے اقتدار سے نکل آ کر چینیا کے تقریباً 700 کنبے ترکی چلے گئے بعد میں ان میں سے دو سو کنبے چینیا واپس آ گئے تین سو کنبے ترکی میں مقیم ہو گئے اور دو سو اردن میں رہنے لگے پہلی جنگ عظیم کے بعد ریپبلک آف دی تاتار قفقاز فیڈریشن کے درگیر کینیٹوں کے بعد مظالم سے نکل آ کر پولینڈ چلے گئے۔ ہٹلر اور سٹالن کے ہاتھوں پولینڈ کی تقسیم ہونے کے بعد یہ لوگ فرانس چلے گئے ان لوگوں کی لسٹیں آج بھی فرانس میں موجود ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے ریڈ آرمی میں شامل چینیا باشندوں نے جرمنی میں قید ہونے کے بعد وطن واپس ہونے سے انکار کر دیا اس کے بعد یہ

تسلط سے پہلے اس خطہ پر ایرانیوں اور دیگر لوگوں کا کنٹرول رہا ہے۔ چین معاشرے میں اسلام کا اہم مقام ہے اسی کے ساتھ وہ اپنی سماجی و سیاسی روایات سے بھی گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ چینیا کا کل رقبہ تقریباً 6 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ 1989ء کی مردم شماری کے مطابق چینیا کی کل آبادی 1084000 تھی ان میں 715000 چینیاں 269000 روسی اور 25000 انگلش شامل ہیں۔ اس مردم شماری کے مطابق گروزی کی آبادی 397000 تھی۔ ان میں سے 210000 روسی اور 121000 چینیاں تھے۔ چینیا کی 70% آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ گروزی کے اطراف میں تیل کے کنویں ہیں جن میں سے 1893ء سے تیل نکالا جا رہا ہے۔ یہ شہر اس علاقے کے ریل اور زمینی ٹریفک کا اہم مرکز ہے اور تیل و گیس پائپ لائن سے جڑا ہوا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روسی فوج چینیا میں تیل اور گیس پائپ لائن پر کنٹرول کرنے کے لئے ہی موجود ہے۔ روسی آئین کی دفعہ 65 کے مطابق چینیا جمہوریہ روس

چینیا کے بائیسویں گزشتہ رات روس کی راجدھانی ماسکو میں ایک تہیز میں موجود قریباً ایک ہزار افراد کو گرفتار بنا کر دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ چینیا آزاد کردہ نعرے لگا کر ان لوگوں نے ثابت کر دیا ہے کہ آزادی ان کا خدا ہے اور جنگ ان کا قانون ہے۔ چینیا کے باشندوں سے متعلق ایک ویب سائٹ کے مطابق چینیا اور روس کی لڑائی تقریباً 3 سو برس پرانی ہے۔ 1864ء میں روس کے اس وقت کے حکمران نے چینیا پر قبضہ کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اس وقت سے دونوں ملکوں کے درمیان لگا تار لڑائی ہوتی رہی ہے۔ چینیا کی بنیادی طور پر شمالی قفقاز کے رہنے والے ہیں۔ وہ قفقازی زبان بولتے ہیں جو سلاو کی ترکی اور فارسی سے بالکل مختلف ہے۔ شمالی قفقاز میں چینیا کے لوگ ہزاروں برسوں سے رہتے ہیں۔ چینیا کے لوگ بنیادی طور پر نڈر، حوصلہ مند، اور جمہوریت پسند ہیں۔ 17 ویں صدی سے 19 ویں صدی کے وسط تک چینیا کے قبائلی اسلام قبول کرتے گئے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اپنی صوفی روایات کو برقرار رکھا۔ غیر ملکی

لوگ امریکہ جرمنی اور ترکی میں بس گئے۔ شمالی قفقاز کے ممالک نے 11 مئی 1918ء میں ریپبلک آف تاتار قفقاز فیڈریشن بنانے کا اعلان کیا اس فیڈریشن کو سوویت یونین کے علاوہ ترکی جرمنی آسٹریا اور بلغاریہ نے تسلیم کر لیا۔ چینیا کے لوگوں نے 1929ء اور 1940ء میں روس کے تسلط کے خلاف بغاوت کی لیکن دونوں بار کیونسٹ حکمرانوں نے یہ بغاوت سختی سے کچل دی روس کے اس وقت کے حکمران سٹالن نے 23 فروری 1944ء کو چینیا کے تمام باشندوں کو ساکھیر یا بھیج دیا۔ 13 برس بعد باقی ماندہ چینیا کی باشندے 1957ء میں وطن واپس آ گئے۔ 70 کی دہائی میں سوویت روس نے چینیا کی راجدھانی گروزی کی کوچمن کی زمین بتایا اور یہاں رات کا کرفو عام طور پر رہنے لگا۔ چینیا کی آزادی کے اعلان کو سوویت پارلیمنٹ نے 1990ء کو بغیر کسی مخالفت کے منظور کر دے دی چینیا کی آزادی کے اعلان کے بعد 27 اکتوبر 1991ء کو ایک ریفرنڈم کر لیا گیا جس میں آزادی کے اعلان کی تصدیق کے بعد جزیل دو ایوف کو 84 فیصد ووٹوں سے ملک کا صدر منتخب کیا گیا۔ سوویت یونین 31 دسمبر 1992ء کی آدھی رات کو تحلیل کر دیا گیا اس کی جگہ ریپبلک فیڈریشن آف روس بنائی گئی اس فیڈریشن کے معاہدے پر 13 مارچ 1993ء کو دستخط کئے گئے لیکن چینیا نے نہ تو اس پر دستخط کئے اور نہ ہی فیڈریشن میں شامل ہوا۔

☆ ☆ ☆

تقریباً 16 لاکھ لوگ تشدد کی کاروائیوں میں مارے جاتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر تشدد کی کاروائیوں میں لگا تار اضافہ ہو رہا ہے۔ تشدد اور صحت عامہ کے رشتے کو لیکر WHO کے ذریعہ جمعرات کو جاری پہلی جامع بین الاقوامی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تشدد کے واقعات میں ہر گھنٹے میں 35 لوگ اپنی جان گناتے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ تشدد کے واقعات کا تعلق صرف جنگ سے ہی نہیں بلکہ اس کا تعلق سماجی جدوجہد سے بھی ہے۔

امریکہ بھارت اور ناروے سمیت تقریباً 70 ممالک نے WHO کو اس رپورٹ کے لئے اعداد و شمار مہیا کرائے ہیں۔ اس مطالعہ کے ڈائریکٹر Etene Coorg نے کہا کہ تشدد کی کئی شکلیں ہیں۔ اس سے انسانی وجود خطرہ میں پڑ گیا ہے انہوں نے کہا کہ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جو تشدد کے نتائج کا شکار نہ ہو آپ جب کسی تشدد کی واردات کی اطلاع پاتے ہیں تو اس کا بھی صحت پر اثر پڑتا ہے۔ مسٹر کوگ نے کہا کہ کچھ دیسوں میں 70% عورتیں اپنے خاندانوں یا دیگر تعلق داروں کی زیادتی کا شکار ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے چھٹکارا پانے کے لئے بین الاقوامی سطح پر کوشش کرنی ہوگی۔

### ایشی بائیونک ہے زراف کی کھال

امریکی ریسرچ سکلروں کا کہنا ہے کہ زراف سے ایک خاص طرح کی بو آتی ہے جس کی وجہ سے پرندے یا کیڑے کوڑے اس کے جسم پر نہیں بیٹھتے۔ کیلیفورنیا ہیبورٹ یونیورسٹی کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ زراف کی کھال پر ایشی بائیونک اور پھلپٹیس کا مرکب ہوتا ہے جس سے اسے جراثیم کے حملہ کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا لیبارٹری میں ان کے بال کے تجربے کے بعد سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ زراف کی چمڑی میں ایک کیمیکل ہوتا ہے جس کی تیز بو سے جراثیم کیڑے کوڑے اس کے جسم پر نہیں بیٹھ پاتے ہیں۔ سائنسدان رلم وڈز کا کہنا ہے کہ بو آنے سے اس کے ساتھی کو اشارہ ملتا ہے کہ زراف جراثیم سے پاک ہے۔

میں سستی پرتھا کے رواج کی پر زور رنگ میں تعریف کی گئی ہے۔ کئی سرکاری اور سرکاری امداد پر چلنے والے سکولوں کے نصاب میں شامل کتاب میں ”ہمارے پوروج“ نام کی ایک کہانی میں ساتری اپنے خاندان ستیہ دوتن کی چتا پستی ہو جاتی ہے۔ اس کہانی میں ساتری کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ جیرانی کی بات ہے کہ انیسویں صدی کے شروع میں سستی جیسی سماجی لعنت سے دیس کو نجات دلانے کے لئے تب کے انگریز گورنر جنرل ولیم ہٹنٹن نے اس ظالمانہ رواج پر پابندی لگائی تھی۔ اس کتاب کی اشاعت اتر پردیش کی بنیادی کلکٹا پریشرنگ کی ہے۔ این سی ای آر ٹی کے ایک سینئر آفیسر اس موضوع پر پوچھے گئے سوال کو ٹال گئے۔ این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر جناب دندو نے بتایا کہ یہ مضمون سالہا سال سے نصابی کتابوں میں لگا ہوا ہے۔ ان مضمونوں کے کئی مصنف یا تو ریٹائر ہو چکے ہیں یا پھر فوت ہو چکے ہیں لہذا اس کے مندرجات کو لیکر کوئی تبصرہ کرنا مناسب نہ ہوگا۔ بنیادی تعلیم محکمہ کے سیکرٹری نیت رام نے کہا کہ سماج کلکٹ کی مدد سرانی کرنے والی کسی کتاب کو نصاب میں رکھنے کا مجھے کوئی جواز نہیں دکھائی دیتا ہے وہ بھی تب جب یہ غیر قانونی بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے لازمی طور پر سماج کو غلط تحریک ہوگی میں اس معاملہ کی تحقیق کرونگا اور جاننے کی کوشش کروں گا۔ ویسے اس طرح کے مضامین کو این سی ای آر ٹی اور اتر پردیش بنیادی کلکٹا پریشرنگ نے ہری جھنڈی دے دی۔

نیت رام کا یہ بھی ماننا تھا کہ سستی پرتھا کو براہ راست یا کسی توسط سے حوصلہ افزائی کرنا این سی ای آر ٹی کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہے۔ غور طلب ہے کہ پابندی کے باوجود سستی ہونے کے معاملے سرخیوں میں آتے رہتے ہیں۔

### ہر سال سولہ لاکھ لوگ

تشدد کا شکار ہو جاتے ہیں

سارک ممالک کی رپورٹ کے مطابق ہر سال دنیا میں

### تامل ناڈو میں تبدیلی مذہب ممنوع آرڈیننس جاری

3 سال قید اور 50 ہزار روپے جرمانہ ہو سکتا ہے

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق تامل ناڈو سرکار نے ایک آرڈی نینس جاری کر کے غلط طریقوں سے اور زبردستی یا لالچ دے کر مذہب تبدیل کرائے جانے پر روک لگادی ہے۔ تامل ناڈو جبری تبدیلی مذہب مخالف آرڈی نینس کو گورنر پی ایک رام موہن راؤ نے نکل دیرات منظور کر دی اس آرڈی نینس میں زبردستی مذہب تبدیل کرائے جانے کا تصور وار پائے جانے پر قید اور بھاری جرمانہ رکھا گیا ہے۔ آرڈی نینس میں طاقت کے استعمال، لالچ دے کر یا دوسرے غلط طریقوں سے مذہب تبدیل کرانے کو پوری طرح غیر قانونی قرار دیا گیا ہے اور مذہب کی ہر تبدیلی کی اطلاع ضلع انتظامیہ کو دینا لازمی ٹھہرایا ہے۔ قصور وار کے لئے 3 سال کی قید اور 50 ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ بی جے پی نے۔ تامل ناڈو کی حکومت کے اس آرڈی نینس کا خیر مقدم کیا ہے جس میں غلط طریقوں سے اور جبراً مذہب بدلوانے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ بی جے پی کے قومی سیکرٹری ایل گنیش نے یو این آئی سے کہا کہ پارٹی جن سنگھ کے زمانے سے ایسے اقدام کا مطالبہ کرتی آ رہی ہے تھی۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ آسٹی میں اتفاق رائے سے اس قانون سازی کی تائید کی جائے۔ شری گنیش نے اعتراف کیا کہ ہندو معاشرے ہندو معاشرے میں چھوت چھات، امتیاز، ناخواندگی اور غربتی جیسی خرابیاں موجود ہیں مگر کوئی بھی مذہب کی تبدیلی کے نام پر اس کا استحصال نہیں کر سکتا۔ مختلف ہندو تنظیمیں صورت حال کو بد لئے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔

### اتر پردیش کے نصاب میں سستی پرتھا کی تعریف

اتر پردیش کے سکول کے نصاب میں لگی ایک کتاب

### اڑیسہ کی مشہور چلکا جھیل غیر ملکی پرندوں سے گونجنے لگی

اڑیسہ کی مشہور چلکا جھیل میں مہمان پرندوں کا آنا شروع ہو گیا ہے۔ سردی کے موسم میں اس جھیل کو اپنی رہائش بنانے والے پرندوں کی چھبھاٹ سے سیاحوں اور جھیل کے افسروں کے چہروں پر خوشی لوٹنے لگی ہے۔ چلکا ترقیاتی بورڈ کے اعلیٰ افسر اے کے پٹناک نے کہا کہ ابھی تک تقریباً 6 ہزار ٹورسٹ پرندے جن میں دوسرے ملکوں کے پرندوں کی تعداد زیادہ ہے یہاں پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پچھلے سال اس جھیل میں آنے والے پرندوں کی تعداد تقریباً 16 لاکھ تھی اور اس میں اس سال اضافہ کی امید ہے۔ چلکا جھیل بھونیشور سے تقریباً 100 کلومیٹر دور ہے۔ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ٹورسٹ پرندے سردی کے موسم میں یہاں آتے ہیں۔ ان میں ٹورسٹ پرندوں کی 93 ٹیلیس اور ملکی پرندوں کی 72 ٹیلیس شامل ہیں۔ جناب پٹناک کے مطابق یہاں روس، منگولیا، وسطی اور جنوب مشرقی ایشیا، لداخ اور دوسرے ہالیائی علاقوں سے آنے والے پرندوں کا تانتا لگا ہوا ہے۔ ان پرندوں کی جھلک پانے کے لئے ٹورسٹ آؤٹ پڑتے ہیں۔

### اڑیسہ میں شوشینا کا فدائی دستہ تیار

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق شوشینا کے سربراہ بال ٹھاکرے کی پکار پر اڑیسہ کے شمالی ضلع میں پارٹی کے کارکنوں نے ایک فدائی دستہ تیار کر لیا ہے۔ بالاسور ضلع کے شوشینا کے صدر منجے مہاپترا اور تنظیمی امور کے سیکرٹری پدمالوچن پاتی کے مطابق تقریباً 100 کارکنوں نے حال ہی میں اس دستے میں شامل ہونے کا حلف لیا ہے۔ جناب مہاپترا اور پدمالوچن پاتی دونوں نے صرف اتنا کہا کہ شوشینا کے سربراہ کی ہدایت پر معاملات راز میں رکھے گئے ہیں۔ ضلع پولیس نے اس نوعیت کے دستے کی تشکیل کو مضحکہ خیز قرار دیا ہے۔



## اکیسویں صدی کے یہ ہلاک

منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم بڑی چیز ہے۔ جہاں پر سے رشد و ہدایت کے کرسٹے پھونکا کرتے تھے۔ مسلمانوں کے باہمی اتفاق کیلئے صلاح و مشورہ اور ترقی پر گامزن ہونے کے لئے نئے نئے پروگرام بنائے جاتے تھے اور آئندہ رونما ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا جاتا تھا۔

مگر اب پچاس ساٹھ سال سے منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے پروگرام دینے سے خاموش ہے۔ علماء کرام منبر رسول ﷺ چھوڑ کر گندی سیاست میں کود چکے ہیں اور اپنے دامن خون آلود کرچکے ہیں۔ علماء کرام سے نا تجربہ کار شاگرد مسجدوں سے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ سارا دن صبح شام مہذب طریقہ سے گداگری کی بڑی عجیب آوازیں نکال کر بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں۔ سڑکوں پر گھوم بھگڑ کر گدا گرتو بھیک مانگ رہا ہوتا ہے مگر ان لوگوں کا طریقہ جدید ہو گیا ہے۔ پگڑی سے جناح کیپ، اور اب گاندھی ٹوپی سے سارا منہ دوپٹہ میں ملا لے ڈھانپ لیا ہے۔ مسجدیں عبادت خانہ نہیں رہیں بلکہ مہذب نعت خانے، گداگری اور نفرت پھیلانے والے اڈے بن چکے ہیں۔ اور یہ آوازیں تقریباً سب مسجدوں سے باہمی اتفاق سے نکالی جاتی ہیں "جیسے بشرود کاندار نے مسجد کی خدمت کیلئے پانچ روپے دیئے ہیں۔ اس ٹھکے منے بچہ نے مسجد کی خدمت کیلئے دو روپے دیئے ہیں۔ جزاک اللہ، ماشاء اللہ، اللہ ان کے کاروبار میں برکت دے، حج کرائے، مسجد کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا بنائے" معاف کرنا بیسویں صدی کے ملاں کو گداگر اور سیاست دان بنا دیا ہے۔ بہت سی مسجدیں ایسی بھی ہیں جہاں پر ان کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً پلیٹ فارم پر یاریلوے اور بلدیہ کی سرکاری زمین پر نہر اور سڑک کے کناروں پر، اسی طرح بہت سی مسجدیں غیر آباد جگہوں پر بنائی گئی ہیں جہاں پر اونچی آواز سے نعتیں اور عجیب قسم کے سلام سنا کر بھیک مانگی جاتی ہے۔ لاؤڈ سپیکر پر بچوں کو اونچی آواز سے قرآن مجید کا سبق یاد کرایا جاتا ہے تاکہ محلہ والے ملاں کی گارکردگی سے آگاہ رہیں۔ عجیب اتفاق ہے کہ کوئی بھی شریف انسان حتیٰ کہ گورنمنٹ بھی انکو منع نہیں کر سکتی ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ نے بھی لاؤڈ سپیکر پر اس آواز کی آلودگی پر پابندی لگائی ہے مگر عمل نہیں کرایا جاسکا۔ کوئی شریف آدمی مسجد کے قریب گھر بنانے یا کرایہ پر لینے کو تیار نہیں ہوتا ہے سکولوں کالجوں کے طلباء اور طالبات اپنا سبق یاد نہیں کر سکتے کوئی آدمی گھر پر عبادت نہیں کر سکتا نہ ہی مریض انکی کرخت آواز کی وجہ سے جلد صحت یاب ہو سکتا، تھکا ماند مز دور راتوں کو آرام نہیں کر سکتا پانچ نمازوں کی اذانوں کے علاوہ رات 2 بجے سے ہی اذانیں شروع کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ بڑی شرافت سے ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعہ تاکید کرتے رہتے ہیں مگر یہ ملاں لوگ کسی کی پرواہ نہیں کرتے جس وقت مرضی ہو جلد منعقد کر لیتے ہیں اور گلے پھاڑ پھاڑ کر چنگھاڑنا شروع کر دیتے ہیں اور ساری رات سونے نہیں دیتے۔ وعظ میں کوئی معقول بات نہیں ہوتی۔ کوئی ڈر نہیں۔ ہر وقت تیار رہتے ہیں کہ کوئی ہم سے نکرے اور ہم بد امنی پھیلا سکیں۔ اگر ملاں کو سیاست سے جلد ہٹا کر منبر رسول تک محدود کر دیا جائے تو منبر رسول کی رونق دوبالا ہو سکتی ہے۔ ☆ (ہادی علی زیدی لاہور)

## جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر طبی خدمات

جوڈاکٹر صاحبان اور میڈیکل سٹاف اس سال جلسہ سالانہ پر قادیان میں آرہے ہیں اور یہاں طبی خدمات بھی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء گرامی و کوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں تاکہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی شیٹ میں شامل کردئے جائے۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق سے اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹرز اور میڈیکل سٹاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(ڈاکٹر طارق احمد S.M.O احمد یہ شفا خانہ قادیان)

## شریف جیولریز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹری حنیف احمد کراچی - حاجی شریف احمد

اقصی روزیہ - پاکستان

فون: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

## نام کتاب: "کوثر الرحمن"

سیرت و سوانح حضرت خواجہ عبدالرحمن صاحب میر احمدی رضی اللہ عنہ "صعابی ابن صعابی" ریٹائرڈ رینج آفیسر وادی کشمیر۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"میں نے جماعت کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء و اجداد میں صحابہ یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر آئندہ نسلوں میں جاری کریں۔ اور آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباء و اجداد کے اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق کا علم ہو۔ ان کی قربانیوں کا علم ہو۔ (خطبہ جمعہ 30 اپریل 1993ء)

اپنے آقا کی خواہش اور اپنی دیرینہ چاہت کے پیش نظر خاکسار کو اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ عبدالرحمن میر مرحوم صحابی کی سیرت و سوانح کو "کوثر الرحمن" کی شکل میں شائع کرانے کی توفیق ملی جس سے آپ کی مخصوص سیرتی پہلوؤں کو صحیح قرطاس پر لاکر یہ تاثر ملتا کہ اصحاب احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے آپ کو محض رضائے الہی کی خاطر وقف کر رکھا تھا۔

والد صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں ایک مدت تک پرورش پائی تھی اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے مور و لطف و کرم بھی رہے ہیں۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے قادیان کے وہ شب و روز بھی دیکھے جب ہر روز کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہوتا تھا اور اپنے کانوں سے وہ الہامت سے جو شب و روز حضرت مسیح الزماں پر نازل ہوتے تھے۔ آپ نے صحابہ کی وہ کہنشاں بھی ملاحظہ کی جس کا ہر ستارہ روشن اور منور تھا۔

آپ کی 33 روایات سیرت المہدی حصہ دوم، حصہ سوم اور چہارم میں موجود ہیں جنہیں خاکسار نے "کوثر الرحمن" میں جمع کر دی ہیں۔ کوثر الرحمن کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی ایمانداری، انکساری، زہد و تقویٰ، محبت و اخوت اور اعلیٰ اخلاق کا علم ہوگا۔ احمدیت کے یہ فدائی اعلیٰ آفسر ہونے کے باوجود مستی و فروتنی کا ایک مجسمہ تھے۔ آپ یہ سب انعامات محض فضل الہی، حضور کی محبت اور اپنے استاذ المکرم ادرسر پرست حضرت مولوی شیری علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نتیجہ میں سمجھتے تھے۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ کتاب آئندہ نسل کیلئے مشعل راہ ثابت ہو اور آپ کے روح کیلئے ایصال ثواب کا پیش خیمہ۔ آمین۔

"کوثر الرحمن" میں وہ انمول اور متبرک خطوط بھی ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے مبارک ہاتھوں سے لکھے ہوئے دعائے کلمات ہیں۔

قارئین سے مودبانہ اور عاجزانہ گزارش ہے کہ کوثر الرحمن کے مطالعہ کے بعد اگر کسی بھی دوست کو خواجہ عبدالرحمن میر صحابی کے متعلق کوئی سیرتی پہلو یا کوئی اہم واقعہ کا علم ہو تو مہربانی فرما کر خاکسار کے نام یا کوثر الرحمن پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجے کی زحمت فرمائیں عنایت ہوگی۔ بھارت کی جملہ جماعت کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ہر جماعت کی لائبریری اور سکول لائبریری کیلئے "کوثر الرحمن" کا ایک یا دو نسخے بغیر قیمت مکرم جناب مولوی عنایت اللہ صاحب محلہ احمدیہ قادیان پنجاب سے (ذاتی ڈاک اخراجات سے) منگوائیں۔ یا جلسہ سالانہ 2002 کے دوران حاصل کر لیں۔ اور یہ کتاب قیمتا حاصل کرنے کے لئے بھی مولوی صاحب موصوف سے ہی رابطہ کریں۔ کشمیر میں یہ کتاب احمدیہ مشن نرینگ سے مل سکتی ہے۔ یہ کتاب 23x36 سائز پر..... صفحات پر مشتمل ہے۔ ☆

(حاجی عبدالوہاب میر مؤلف کوثر الرحمن ابن خواجہ عبدالرحمن صاحب میر آئسٹور کشمیر)

( 12 )

بقیہ صفحہ ::

صرف آپ نے بلکہ آپ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی اپنے ایک خطبہ میں نہایت جرأت مندانہ طور پر جب کہ تمام لوگ نفرت کا شکار ہو چکے ہیں، آپ نے محبت، نوع انسانی سے ہمدردی، بھلائی اور ان کی عزت کی طرف بلایا ہے۔ اس موقع پر میں اس بات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے مبلغ، امام شمشاد احمد صاحب میر ایٹا عزیز لیتھ احمد جو گیارہ سال کا ہے اور وقف نو میں شامل ہے گرتھ ہارموس نے بننے کی درخواست دعا

وجہ سے بہت کمزور اور قد میں بھی کم ہے۔ اس کے گرتھ ہارموس بننے، قد میں اضافہ، کامل صحت و توانائی کے لئے نیز خاکسار کے کاروبار میں برکت دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے، اہلیہ امید سے ہے بہولت فراغت اور زچہ بچہ کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عیسیٰ صدیقی بیکر ٹری وقف نو کانپور۔ یولی)

دعاؤں کے طالب

محمد احمد بانی

منصور احمد بانی

کلکتہ

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893



Editor:

Muneer Ahmad Khadim

Tel Fax (0091) 01872-20757

Tel Fax (0091) 01872-21702

Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday

6 November 2002

Issue No.45

Subscription

Annual Rs/-200

Foreign

By Air : 20 £ or 40 U.S \$

: 60 Mark Germany

By Sea : 10 £ Or 20 U.S \$

# ہم یہودیوں، عیسائیوں، کیتھولک اور دوسرے مذاہب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ واقعہ اسلام کے معنی امن کے ہیں

جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کے لئے خدمات اور جماعت کی امن کے قیام کے لئے کوششیں قابل تحسین ہیں  
امریکن چرچ کا خصوصی ریزولیشن

جلسہ سالانہ امریکہ منعقدہ 28/29/30 جون 2002 میں امریکہ کے سینئر پادری Rev. Teddurr جو امریکہ میں Presbyterian چرچ کے سینئر پادری ہیں نے تقریر کرتے ہوئے امریکن چرچ کی جانب سے جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ ذیل میں پیش ہے۔ (ادارہ)

سے خوب متعارف ہیں۔ آپ نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ مجھے آپ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت مل رہی ہے۔ منگمری کاؤنٹی کی طرف سے میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز ان کا بھی جو اس پروگرام کو دیکھ رہے ہیں۔

حالات حاضرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ لوگوں نے بہت بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے اور اسلام جو ایک پر امن مذہب ہے اس کو صحیح انداز میں پیش کیا ہے۔ میں نے جرأت کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ نہ

بقیہ صفحہ ( 11 )

کیتھولک اور دوسرے مذاہب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ واقعہ اسلام کے معنی امن کے ہیں“

یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ یہ پادری صاحب مسجد بیت الرحمن میں تشریف لائے تھے اور اس کتابچہ کی 150 کاپیاں مبلغ سید شمشاد احمد صاحب سے لے کر گئے تھے۔ اس اجلاس میں کوئی کے ناظم اعلیٰ Mr. Douglas M. Duncan نے بھی تقریر کی۔ مسٹر ڈگلس اس سے قبل بیت الرحمن میں ایک دعائیہ سالانہ تقریب منعقد کراچے ہیں۔ اور جماعت سے اللہ تعالیٰ کے فضل

احمدیہ کی امن کے بارہ میں جو مساعی ہیں ان کی حمایت کریں اور اس ضمن میں جماعت نے جو ایک کتابچہ بعنوان ”جہاد اور امن“ شائع کیا ہے اس کے بارہ میں ہم سب کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اس کی پُر زور تائید کرتے ہیں اور ہم دوسرے فرقہ کے لوگوں کو بھی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی جماعت احمدیہ کی تعلیم اور مساعی کی تائید کریں اور ہم یہودیوں، عیسائیوں،

پادری Rev. Teddurr جو امریکہ میں Presbyterian چرچ کے سینئر پادری ہیں نے جلسہ سالانہ میں شرکت پر دعوت دینے پر شکریہ ادا کیا اور جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کے لئے خدمات اور جماعت کی امن کے قیام کی کوششوں کو سراہا اور اپنے چرچ کی طرف سے اس سلسلہ میں جو ریزولیشن پاس کیا گیا تھا اسے پڑھ کر سنایا اس ریزولیشن کا متن درج ذیل ہے۔

”ہمارے چرچ کا یہ خصوصی اجلاس اس وجہ سے ہو رہا ہے تاکہ ہم اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اور جماعت

## Muslim Television Ahmadiyya International

### The First ISLAMIC Digital Satellite Channel

#### Broadcasting Round The Clock

Audio Frequency	
English	: 7.02 MHz
Arabic	: 7.20 MHz
Bengali	: 7.38 MHz
French	: 7.56 MHz
Turkish	: 8.10 MHz
Indonesian	: 7.92 MHz
Russian	: 7.92MHz

Satellite	: Asia Sat-2 100.5 Deg. East.
LNB	: C Band
Transponder	: 1-A
Down Link Frequency	: 36.60 GHz/3660MHz
Local Frequency	: 05150
Polarity	: Vertical
Symbol rate	: 27500
PID	: Auto
FEC	: 3/4
Dish Size	: 2 Meters/6-Foot (Solid)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ



Muslim TV AHMADIYYA International

#### M.T.A International

P.O Box. 12926, London SW 18 4ZN  
Tel. : 44-181870 8517 Fax : 44-181-874 8344  
Website : <http://www.alislam.org/mta>

#### M.T.A QADIAN

NAZARAT NASHRO - ISHAAT  
Qadian - 143516  
Ph.: 01872-20749 Fax : 01872-20105

### مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ موجودہ فاشی سے بھرپور ٹی وی چینل سے فوج کراہی اور بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھیں۔ اس میں نماز سکھانے، قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن، ترجمہ القرآن و ہدیہ تفسیری کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ اتھوئی انٹرن، افضل انٹرنیشنل لندن جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں جس کا نمبر نیچے دیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات، ہدیہ تفسیری کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔  
نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کا پبلسٹیٹی C قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔